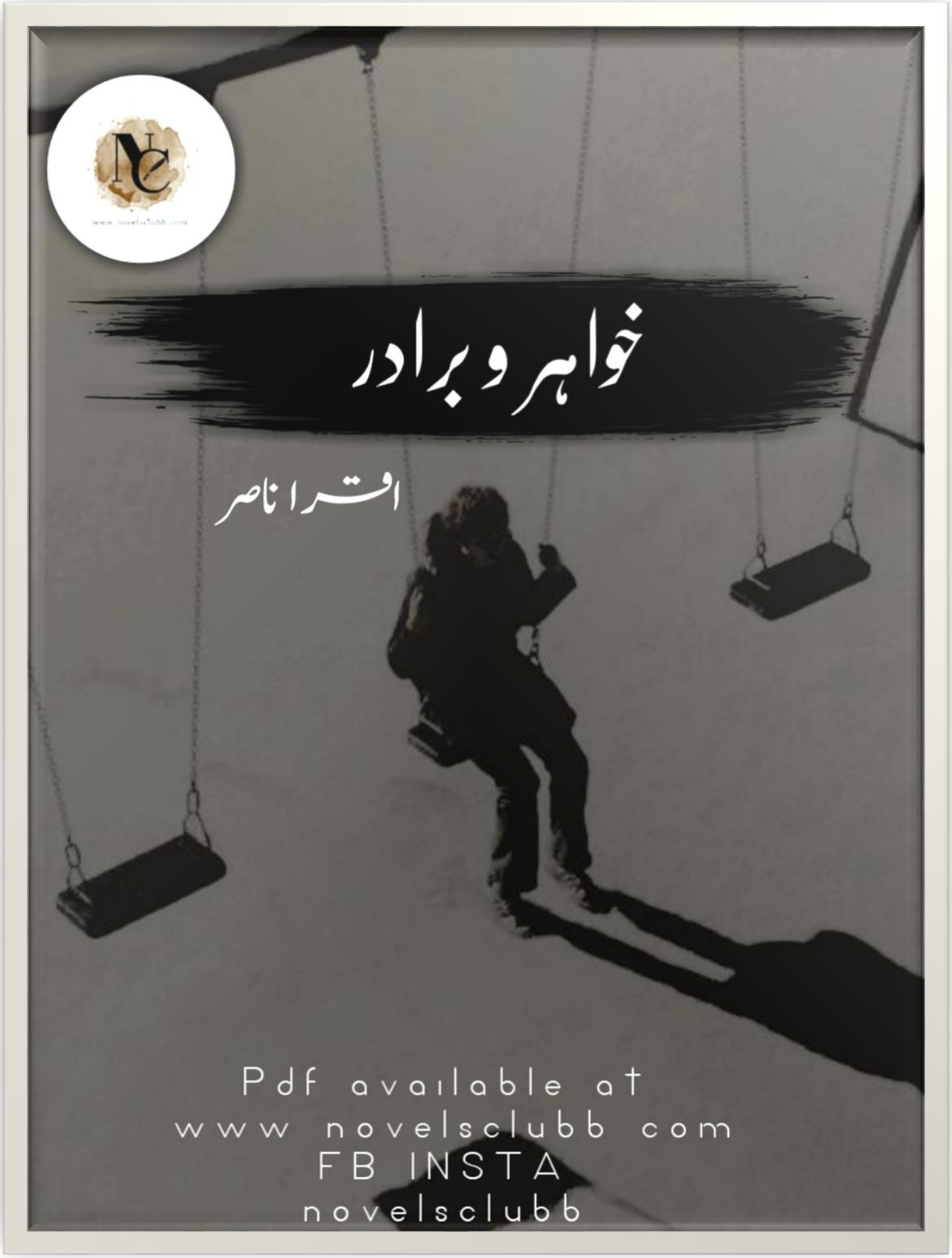
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

قسط نمبر پانچ

مس صبا اور جائی یانہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔جائی یانہ نے آخر کار وہ سوال پوچھ ہی لیا جس کی مس صبا نے فرمائش کی تھی۔

"میم آپ نے میری مدد کیوں کی؟"

مس صبا گردن جھکا کر ہنسی پھر جب انہوں نے چہرہ اٹھایا تو جائی یانہ نے ان کے چہرے پر پھیلے کرب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اس کے پیچھے ایک بہت بڑی کہانی ہے جائی یانہ! کیا تم سننا چاہو گی؟"مس صبا کے پوچھنے پر جائی یانہ نے گردن اثبات میں ہلا دی۔ مس صبا نے اپنی داستان سنانا شروع کر دی۔

"بہت سالوں پہلے کی بات ہے جب میں باہر ملک پڑھنے گئی تھی۔ میرے ساتھ میری بہن اور اس ادارے کی سربراہ صائمہ بھی میرے ساتھ گئی تھی۔ان دنوں ہمارے گھر کے حالات کچھ ٹھیک نہیں تھے۔ہمارے ماں باپ کی ہم بس دو اولاد تھیں۔ماں باپ نے پیٹ کاٹ کاٹ کر ہمیں باہر ملک پڑھنے بھیجا۔ہمارے ماں باپ کا خواب تھا کہ ہم دونوں بہنیں باہر ملک پڑھنے جائیں۔وہ چاہتے تھے کہ ان کی بیٹیاں پڑھ لکھ کر اپنے لیے معاشرے میں باعزت مقام قائم کریں۔وہ ہماری زندگی سنوارنے کے لیے جو کر سکتے تھے انہوں نے کر دیا۔اب ہم بہنوں کی باری تھی۔ہمیں اپنے ماں باپ کا خواب پورا کرنا تھا، ہر حال میں، ہر قیمت میں، ہر

www.novelsclubb.com

صورت میں۔ ہم بہنوں کو لندن بھیج دیا گیا اور وہاں کی یونیورسٹی میں ہمارا داخلہ کروا دیا گیا۔ شروع کا ایک سال اچھا اور پرسکون گزرا۔ شاید صائمہ کے لیے آگے کے سال بھی ٹھیک گزرے تھے مگر میرے لیے بس ایک سال ہی بہتر گزرا۔ اس کے بعد میری شخصیت سے میرا اعتماد چھین لیا گیا۔ میری ذات کو پیروں تلے روند ڈالا۔"

جائی یانہ کے چہرے پر الجھے سے تاثرات چھائے جو مس صبا سے چھپے نہ رہ سکے۔

"کیا ہوا سمجھ نہیں پا رہی ہو؟" مس صبا نے پوچھا۔" سمجھ جاؤ گی جلدی!"

مس صبا نے ایک غمگیں مسکراہٹ کے ساتھ بات کو دوبارہ جاری کیا۔

"میں جس یونیورسٹی میں پڑھتی تھی اس میں ایک ٹام نام کے پروفیسر ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ان کا مجھ پر شروع سے ہی بہت دھیان تھا۔میں نے یہ توجہ ایک شاگرد کے طور پر خود پر سمجھی مگر ان کی توجہ تو ایک شاگردہ پر تھی ہی نہیں بلکہ ایک لڑکی پر تھی۔ حسین لڑکی پر!!

انہوں نے مجھے ہراس کرنا شروع کر دیا۔پہلے میں بس اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کرنے لگی مگر آہستہ آہستہ پانی جب سر سے اونچا ہونے لگا تو میں نے ہاتھ پاؤں ہلانا شروع کر دیے۔میں نے ٹام کو دھمکی دی کہ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو میں اس کی شکایت یونیورسٹی انتظامیہ سے لگاؤں گی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔الٹا اس نے دھمکی دی کہ وہ مجھے اور میری بڑی بہن پر جھوٹے الزامات لگا کر یونیورسٹی سے نکال دے گا۔ان کے پاس اس وقت بہت طاقت تھی۔اتنی ہی طاقت جتنی آفتاب

www.novelsclubb.com

کے پاس تھی۔میں بہت بری طرح سے دلدل میں پھنس چکی تھی۔اب میں جتنے ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی اتنا زمین میں دب رہی تھی۔ان حالات میں میں نے یہ بات اپنی بہن سے ڈسکس کی۔مجھے لگا کہ وہ میری طرف داری کرے گی اور میری ہر ممکن مدد کرے گی۔اور کچھ نہیں تو وہ کم از کم اپنی مورل اسپورٹ تو مجھے دے گی نا لیکن۔۔۔۔"

مس صبا کے آنکھوں کے سامنے وہ منظر ابھرا۔

(ہاسٹل کے ایک کمرے میں وہ دونوں بہنیں موجود تھیں۔مس صبا اس وقت بیڈ پر بیٹھی اپنی نم آنکھوں کو رگڑ رہی تھی جبکہ ان کے سامنے مس صائمہ کھڑی تھیں۔ مس صائمہ یقیناً خوبصورت تھیں مگر مس صبا کے حسن کا اس وقت کوئی مقابلہ نہیں تھا۔اس وقت مس صبا ہچکیاں لیتے ہوئے اپنی داستان سنا رہی تھی۔سب بتا

دینے کے بعد اب مس صبا آخر میں ٹام کی دی ہوئی دھمکی مس صائمہ کو بتا رہی تھی۔

"اس نے کہا ہے کہ وہ مجھے اور تمہیں نکال دے گا اگر یہ بات یونیورسٹی انتظامیہ تک گئی۔"

مس صبا نے اپنے گال پر گرتے آنسو کو اپنے انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا اور اپنی بہن کو دیکھا جو سپاٹ انداز میں انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔)

www.novelsclubb.com

"لیکن اس نے مجھے قصوروار سمجھا۔" مس صبا نے کھوئے ہوئے سے انداز میں کہا۔

("تمہیں کہا کس نے تھا سر ٹام سے اتنا بے تکلف ہونے کو؟" مس صبا کی آنکھیں اپنی بہن کی بات سن کر پھیل گئیں۔

"تمہاری وجہ سے دیکھو وہ اب ہمیں کیسی دھمکی دے رہا ہے۔ ہمارے ماں باپ نے ہم دونوں کو یہاں پڑھنے بھیجا تھا۔ اگر ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا تو بتاؤ کیا کریں گے ہم؟ واپس پاکستان جا کر کتنی عزت افزائی ہو گی ہماری، تمہیں کچھ اندازہ ہے۔"

مس صبا نے کچھ کہنا چاہا، اپنی صفائی پیش کرنا چاہی لیکن الفاظ لبوں پر دم توڑ چکے تھے۔)

"تم نے کبھی ایسی بے بسی کو جانا ہے جب منہ میں زبان ہو مگر زبان پر اپنی صفائی دینے کے لیے الفاظ نہ ہو۔"

("تم نے یہ سب کیا ہے۔اگر تمہاری وجہ سے میں یونیورسٹی سے نکلی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

"اب میں کیا کروں؟" یہ الفاظ جانے کیسے مس صبا کے لبوں سے ادا ہوئے۔

"اب تم کیا کر سکتی ہو۔بس خاموش رہو۔سر ٹام کو نظر انداز کرو۔کچھ بھی کرو لیکن ایسا کچھ نہ کرنا کہ ہمیں اس یونیورسٹی سے نکلنا پڑیں۔ویسے بھی یہ ہراسمنٹ وغیرہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہوتا ہے جتنا تم جیسی عورتیں بنادیتی ہیں۔تھوڑا بہت

کومپرومائز ہر عورت کو کرنا پڑتا ہے۔" یہ کہہ کر مس صائمہ رکی نہیں بلکہ ہاسٹل کے کمرے سے باہر چلی گئی اور مس صبا اپنی جگہ کھڑی رہ گئی۔ وہ اپنی بہن کو یہ نہ بتا پائی کہ ہراسمنٹ کتنا بڑا مسئلہ ہے۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا اب انہیں سب کچھ سہنا تھا۔ وہ خود کو نہ چاہتے ہوئے بھی تیار کر رہی تھیں سر ٹام کی گندی نظروں سے گزرنے کے لیے اور ان سب چیزوں سے جو ہر ان جیسی عورت گزرتی ہے۔)

"پھر آگے آنے والے سال خاموش سے گزرے۔ کسی نے پوچھا نہیں میں نے کچھ بتایا نہیں۔ اپنی بزدلی میں میں نے وہ سب سہہ لیا۔" مس صبا کی آنکھیں بھر گئیں تھیں۔ انہوں نے اپنی انگلی کو آنکھوں کے کنارے پر رکھا اور جائی یا نہ کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ضرور سوچ رہی ہونگی کہ ان سب باتوں سے آپ کا کیا تعلق!" جائی یانہ نے مس صبا کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

مس صبا تھوڑا سا جھکی اور سرگوشی جیسی آواز میں کہا۔

"آپ کا تعلق ان سب میں یہ ہے کہ قدرت نے جو موقع آپ کو دیا تھا اس کا استعمال میں نے کر لیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے سر اٹھا کر مس صبا کو دیکھا۔

"آپ کا پلان آدھا بلکل ٹھیک تھا۔آپ آفتاب کی باتوں کو ریکارڈ کر کے صائمہ کے سامنے ثبوت پیش کر سکتی تھیں۔اس طرح آفتاب کے عتاب سے بہت سی لڑکیاں آپ کی وجہ سے بچ جاتیں اور آپ کی یہ بہادری آپ کو اپنی نظروں میں معتبر بنا دیتی لیکن افسوس آپ نے اپنا پلان میری جھولی میں ڈال دیا اور میں نے اپنا موقع استعمال کر لیا۔میں نے صائمہ کو کال کر کے آفتاب کی ساری باتیں براہ راست سنادی اور اس کے ساتھ اپنی حفاظت کے لیے دو گارڈز بھی ساتھ میں لے لیے۔آفتاب پکڑا گیا اور اب سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔"

"مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی ہے۔سر آفتاب سے تو آپ کا کوئی لینا دینا نہیں تھا پھر آپ نے میری مدد کر کے اپنا بدلہ کیسے لے لیا؟" جائی یا نہ واقعی میں الجھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں آسان الفاظ اور تفصیلی انداز میں بیان کرتی ہوں۔ میرے ساتھ میرے یونیورسٹی کے پروفیسر نے برا کیا لیکن میری بہن نے مجھے چپ کروا دیا یا شاید میں خود ہی بزدل تھی۔ مجھے ڈگری تو اس یونیورسٹی سے مل گئی لیکن افسوس! میرا اپنی ذات پر سے بھروسہ اٹھ گیا۔ میں سالوں اس گلٹ میں مبتلا رہی ہوں کہ میں نے اس شخص کا منہ کیوں نہیں توڑا کیوں چپ چاپ بیٹھی رہی۔ چپ رہی تو اس کاغذ کے ٹکڑے کے لیے جس کو ہاتھ میں پکڑ کر بندہ باعزت کہلاتا ہیں۔ کیا علم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے بندہ بزدل بن جائے، ظلم سے ڈرے اور خاموش رہے؟ نہیں! علم یہ نہیں سکھاتا ہے۔ علم کہتا ہے باطل کے سامنے ایک سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ۔ علم بہادری کا درس دیتا ہے۔ میں نے علم کے نام پر شو پیس تو حاصل کر لیا لیکن اپنے علم پر عمل نہ کر پائی۔ میرے ماں باپ کا مجھے باہر تعلیم دلوانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں اپنے ماں باپ کی برسوں کی ریاضت کا صلہ بس ایک کاغذ کے ٹکڑے میں دیا۔ میرے ماں باپ کی محنت رائیگاں گئی۔"

مس صبا نے کچھ پل کا وقفہ لیا پھر دوبارہ بات شروع کی۔

"اب میرا معاشرے میں باعزت مقام ہے مگر میرے دل میں میرے لیے کوئی خاص مقام نہیں ہے۔ میں چاہتی تھی کہ کسی طرح وہ وقت دوبارہ آئے تو اس دفعہ میں ظلم کے خلاف ڈٹ کر کھڑی ہو جاؤں گی۔ جب آج آپ میرے پاس آئی تو مجھے لگا کہ اللہ نے مجھے میرا موقع واپس دے دیا ہے۔ میں نے اسی وقت سوچ لیا تھا کہ میں اس بار اپنا موقع ضائع نہیں کروں گی۔ جس وقت نائلہ اپنی کہانی سنا رہی تھی تب میں اس متعلق سوچ رہی تھی یہ مسئلہ کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنا پلان بتایا جسے میں نے کچھ ردوبدل کر کے ترتیب دے دیا۔ آفتاب کو جیل پہنچا دیا اور میرے ضمیر پر سے بوجھ اتر گیا کہ میں نے اس ظلم کو خود اپنے

ہاتھوں اکھاڑ کر پھینکا ہے۔اب میں گلٹی نہیں ہوں۔ میرے خیال سے اب آپ کو سمجھ میں آگیا ہو گا۔"

ایک پل کے لیے دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائی۔اس کے بعد مس صبا نے اپنے سامنے رکھی فائل دوبارہ کھول لی۔یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ جائی یا نہ اب ان کے آفس سے باہر نکل جائے۔جائی یانہ خاموشی سے چلی گئی۔اسے اب کچھ بھی سننے میں دلچسپی نہیں رہی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

جائی یانہ باہر نکلی تو اس کے سامنے نائلہ کھڑی تھی۔وہ جائی یانہ کے ہی باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی۔جائی یانہ کو آفس سے باہر نکلتا دیکھ کر وہ جائی یانہ کی طرف دوڑی اور پوچھا۔

"مس صبا سے تمہاری کیا بات ہوئی ہے؟"

جائی یانہ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اسے کہیں بیٹھ کر بات کرنے کو کہا۔کچھ لمحات بعد وہ دونوں لڑکیاں یونیورسٹی کی کینٹین میں بیٹھی ہوئی تھی۔ دونوں کے ہاتھوں میں چائے کے کپ تھے۔جائی یانہ نائلہ کو ساری بات بتا چکی تھی۔

"میری ویڈیوز ڈیلیٹ ہو جائے گی نا؟" نائلہ نے ساری بات سن کر بس یہی پوچھا۔

"ہمم! مس صبا نے پرنسپل میم سے بات کی ہے۔"

"اچھا!"

وہ دونوں ایک بار پھر خاموش ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"کتنے خوش نصیب ہوتی ہیں وہ لڑکیاں جن کے پاس بہنیں ہوتی ہیں کم از کم وہ اپنی پریشانی ان سے شئیر کر لیتی ہے۔" نائلہ کی بات سن کر جائی یانہ نے اس سے پوچھا۔

"کیوں تمہارے بہن بھائی نہیں ہیں؟"

"میری بہنیں نہیں ہیں بس دو بھائی ہیں اور وہ بھی مجھ سے بڑے۔" نائلہ نے جائی یانہ کی معلومات میں اضافہ کیا۔ "جن لڑکیوں کے پاس بہنیں ہوتی ہیں وہ کم از کم اس طرح کی باتیں اپنی بہنوں سے شئیر کر لیتی ہیں۔ ہم جیسے لوگوں کو ایسی باتیں اپنے دل میں رکھنی پڑتی ہے۔ اب تم مس صبا کو دیکھ لو ان کے پاس کوئی ایسا شخص تھا تو سہی جس سے انہوں نے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ ہم جیسوں کے پاس تو کوئی بھی نہیں ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اس کی بات سنتے ہوئے چپ چاپ چائے کے گھونٹ گلے میں تار رہی تھی۔ جب اس کی بات ختم ہوئی تو جائی یانہ بولی۔

"میری دو بہنیں ہیں۔ دونوں مجھ سے بڑی ہیں لیکن میں ان سے اپنا مسئلہ شئیر نہیں کر پائی۔ جب بھی سوچتی ان کو بتانے کا تو ایک ساتھ بہت سے جذبات حملہ آور ہوتے۔ شرم کا، جھجک کا، خوف کا، غلط سمجھے جانے کا۔ جیسے تمہیں ان سب جذبات کا سامنا ہوا ہو گا اپنے بھائیوں کو بتانے کا سوچ کر بلکل ویسے ہی مجھے بھی ہوا۔ جہاں تک بات مس صبا کو پرنسپل میم کو یہ بات بتانے کی ہے تو شاید تم نے آگے والی باتوں پر غور نہیں کیا۔ انہوں نے مس صبا کو خاموش رہنے کا کہا اور ہراسمنٹ جیسے بڑے مسئلے کو ایک اوور ریٹڈ مسئلہ قرار دیا۔"

www.novelsclubb.com

نائلہ خاموشی سے جائی یانہ کی بات سنے گئی۔ جائی یانہ نے دوبارہ چائے کا گھونٹ لیا اور اپنی بات دوبارہ شروع کی۔

"مسئلہ یہ نہیں ہے کہ آپ کے پاس اگر بہن ہے تو آپ یہ مسئلہ ان کے ساتھ ڈسکس کر سکتے ہیں یا اگر آپ کے پاس بھائی ہے تو آپ اپنے مسائل کو کھل کر بیان نہیں کر سکتے ہو۔ بات ایک اچھے ریلیشن شپ بانڈ کی ہے۔ اگر آپ کسی بھی شخص، جس کے ساتھ آپ کا کوئی سا بھی رشتہ ہو، سے بات کرنے میں جھجھک، شرم اور ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے ہو اور آپ کو یقین ہے کہ سامنے والا آپ کے مسئلے کو سن کر آپ کو جج نہیں کرے گا اور واقعی میں وہ شخص آپ کو جج کیے بغیر آپ کے مسئلے کو سنتا ہے اور حالات کا جائزہ لیتے ہوئے آپ کو ایک مخلص مشورہ دیتا ہے تو سمجھ جائے آپ کا اس شخص کے ساتھ ایک اچھا ریلیشن شپ بانڈ ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بھلے وہ آپ کا بھائی بھی ہو؟" نائلہ نے اس سے پوچھا۔

"بھلے وہ معاشرے کا بنایا ہوا کوئی سا بھی رشتہ ہو۔" جائی یانہ نے بولا۔ "ہراسمنٹ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو بہت سے شخص بتانے سے کتراتے ہیں۔ وہ خود ہی چپ چاپ اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے فیملی ممبر میں سے کسی کو بتاتے ہے تو بہت کم لوگ ان کو صحیح سمجھتے ہے باقی لوگ بالکل مس صائمہ کی طرح وکٹم کو الزام دیتے ہے۔ اس لیے یہ مسئلہ لوگ اپنے فیملی ممبر کو نہیں بتاتے ہیں انہیں یہی خوف رہتا ہے کہیں وہ لوگ اپنے گھر والوں کی نظروں میں گر نہ جائے۔ افسوس کے ساتھ میں بھی ان لوگوں سے ہوں، جو یہ جانتی ہے کہ اگر میں نے یہ بات اپنی بہنوں یا گھر کے کسی دوسرے شخص کو بتائی تو وہ مجھے صحیح نہیں سمجھے گا اور اگر میں نے یہ بات اپنے ماں باپ کو بتائی تو وہ مجھے گھر سے باہر نکلنے نہیں دیں گے بلکہ گھر پر بٹھا دیں گے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اپنی بات مکمل کی اور کپ میں بچی ہوئی چائے کو ایک گھونٹ میں پی گئی۔نائلہ جائی یانہ کی باتوں پر غور کر رہی تھی۔کچھ دیر بعد جب چھٹی کا وقت ہوا تو دونوں ایک ساتھ کھڑی ہو گئیں اور یونیورسٹی سے باہر جانے لگی۔جائی یانہ اور نائلہ چلتے چلتے بس اسٹاپ تک پہنچ گئے۔جائی یانہ کی بس آنے ہی والی تھی۔آج اس کا ٹیکسی یا رکشہ سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟"نائلہ نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"تمہیں یہ باتیں کیسے پتہ چلیں؟"

"کتابوں سے۔انسان کو کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔کتابیں پڑھنے والے آہستہ آہستہ لوگوں کو پڑھنے کا فن سیکھ جاتے ہیں۔"

جائی یانہ کو اپنی بس دور سے آتی دکھائی دی۔

"اچھا تم اگر برا نہ مانو تو میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔" نائلہ نے قدرے ہچکچاہٹ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہر سوال کرنے سے پہلے اجازت کیوں لے رہی ہو؟" جائی یانہ نے بس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔بس،بس اسٹاپ کے قریب آرہی تھی۔

"تم میری دوست بنو گی؟" نائلہ نے اس سے پوچھا۔

"مجھے لگا کہ ہم دونوں دوست بن چکے ہیں۔" جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ کے چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی۔

اسی وقت بس جائی یانہ اور نائلہ کے سامنے رک گئی۔ جائی یانہ جانے لگی تھی کہ اچانک نائلہ اس کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ!" نائلہ نے رندھی آواز میں کہا۔

"کس لیے؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"ان سب چیزوں کے لیے جو تم نے آج میرے لیے کی۔"

جائی یانہ نے نائلہ کو خود سے الگ کیا اور کہا۔

"پہلی بات دوستی کا سنہری اصول ہے کہ دوست کو سوری کہا جاتا ہے نہ تھینک یو۔
دوسری بات بس ڈرائیور میری خالہ کا بیٹا نہیں ہے جو بس کو روکے رکھے گا اس لیے
خدا حافظ۔"

www.novelsclubb.com

پہلی بات جائی یانہ نے نائلہ کے ساتھ کھڑے ہو کر کی تھی جبکہ دوسری بات جائی یانہ نے بس کی جانب بھاگتے ہوئے اونچی آواز میں بولی۔ نائلہ ہنس دی۔

جائی یانہ بس میں داخل ہو گئی اور بس اسی وقت تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی۔ نائلہ نے بس کو دور تک جاتا دیکھا۔ پھر اس نے ایک رکشہ رکوایا اور اس پر سوار ہو گئی۔ نائلہ اور جائی یانہ دونوں کو اس بات کا اس وقت اندازہ نہیں تھا کہ ان دونوں کی مضبوط دوستی کا ستون آج ڈل چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

فاطمہ جناح پارک میں شام کے چار بجے چہل پہل معمول کے مطابق تھیں۔فاطمہ جناح پارک اسلام آباد کا عوامی تفریحی پارک ہے۔اس کو کیپیٹل پارک اور F-9 پارک بھی کہتے ہے۔یہ پاکستان کے سب سے بڑے پارکوں میں سے ایک ہے اور پورے سیکٹر F-9 پر پھیلا ہوا ہے۔یہ نیو یارک کے سینٹرل پارک سے بس کچھ ہی چھوٹا ہے۔اسے مائیکل جیپیر و نے ڈیزائن کیا تھا اور اس کا افتتاح 1992 میں ہوا تھا۔اس کا نام بانی پاکستان محمد علی جناح کی چھوٹی بہن مادر ملت فاطمہ جناح کے نام پر رکھا گیا ہے۔پارک کا زیادہ تر حصہ ہریالی پر مشتمل ہے۔اس میں زیادہ تر وائلڈ لائف کی رہائش ہے۔بس کچھ حصہ ہی ترقی یافتہ ہے۔اسی ترقی یافتہ علاقے میں مک ڈونلڈز کا ریستوران قائم ہے جو کہ ہماری کہانی کا اس وقت مرکز بنا ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے آؤٹ ڈور سائیڈ پر موجود عالیہ اور نمرہ بر گر کھا رہیں تھیں۔ان دونوں کو یہاں پر آئے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا۔سفید رنگ کی میزوں کو لال رنگ کی چھتری سے ڈھکا ہوا تھا۔وہ دونوں اسی کے سائے تلے بیٹھے ابھی باتیں کر رہی تھیں۔

"وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں ہے؟"عالیہ نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں،شاید راستے میں ہو گا!"نمرہ نے موبائل چلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس نے کیا بات کرنی ہو گی میرے ساتھ؟"

"یہ تو بات کر کے ہی پتہ چلے گا تمہیں" نظریں ابھی تک موبائل پر جمی ہوئی تھی۔

"تم کیا کر رہی ہو فون پر؟" عالیہ نے اس سے پوچھا۔

"بس یونہی کچھ آرٹیکل پڑھ رہی ہوں۔" نمرہ نے اسے بتایا۔

"یہ آرٹیکل چھوڑو اور میری بات غور سے سنو۔ جب آریان آئے تو تم میرے ساتھ رہنا مجھے کچھ حوصلہ ملے گا۔"

"نہیں آپ کو حوصلہ دینے کے چکر میں میں کباب میں ہڈی بننے کا رول ہرگز پلے نہیں کروں گی۔" نمرہ نے صاف انکار کیا۔ "اور ویسے بھی آریان کیا سوچے گا میرے بارے میں؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ اس کی بات کا جواب دینے لگی تھی کہ اچانک اس کی نظر سامنے سے آتے شخص پر پڑی۔

"نمرہ! آریان آگیا"

عالیہ کی بات سن کر نمرہ نے بھی اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا۔وہ واقعی میں آرہا تھا۔اس نے لائٹ براؤن کلر کی شرٹ پر ڈارک براؤن جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔بال اس وقت لاپرواہی سے بکھرے ہوئے تھے۔عالیہ کو وہ واقعی میں وجیہہ لگا۔

"ہیلو!" وہ ان دونوں کی کرسی کے جب بلکل پاس آگیا تو بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نمرہ نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنا بیگ پکڑے خاموشی سے کھڑی ہو گئی اور فوراً سے پیچھے کی جانب کہیں غائب ہو گئی۔ آریان نمرہ کی کرسی پر بیٹھ گیا اور آرام سے عالیہ سے بات کرنے لگا۔

"کل آپ نے جو کہنا تھا آپ نے کہہ دیا. آج میری باری ہے آپ کو اپنا دل کا حال سنانے کی کیا میں شروع کروں؟" آریان نے اس سے اجازت مانگی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

ان دونوں کو چھوڑ کر اگر ہم اسلام آباد میں قائم ایک عمارت کے اندر داخل ہو تو وہ ایک آفس معلوم ہوتا تھا۔اس عمارت میں تین فلور قائم تھے۔سب سے آخری فلور میں موجود میٹینگ روم میں جاؤ تو وہاں پر ابھی میٹینگ ہو رہی تھی۔ایک لڑکی جس نے زنانہ تھری پیس سوٹ ہوا تھا ایک پروجیکٹ کے بارے میں بریفینگ دے رہی تھی جبکہ میٹینگ روم میں موجود باقی افراد اس کی باتیں سن رہے تھے۔ سربراہی کرسی پر سیاہ آنکھوں والا شخص بیٹھا تھا۔وہ لڑکی کی باتوں کو سن تو رہا تھا مگر دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔اس کے دل پر بوجھ پڑ رہا تھا۔حالانکہ جب میٹینگ شروع ہوئی تھی تب تک اس کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ نہیں تھا لیکن اب کچھ عجیب لگ رہا تھا۔لڑکی نے جب اپنی بریفینگ دے دی تو وہ خاموش ہو گئی اور سوالیہ نظروں سے اپنے باس کو دیکھنے لگی لیکن اس کا باس ابھی کچھ بولنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کل اس بارے میں بات کریں گے۔ آپ لوگ پلیز ابھی کے لیے جائیں۔"

اس کی بات سن کر سب لوگ اپنا سامان سمیٹنے لگے اور کچھ دیر بعد میٹنگ روم سے باہر نکل گئے سوائے سیاہ آنکھوں والے مرد اور ایک اور شخص کے۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے شایان ؟" وہ شخص سیاہ آنکھوں والے مرد کی طرف بڑھا۔

"ہاں رضا! بس کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔" شایان نے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ؟" رضا کے پوچھنے پر شایان نے اسے بتانا شروع کیا۔

****

"ایسا لگ رہا ہے دل پر ایک بوجھ ہے۔"

(ایک سحر سا تھا جو پورے ماحول میں پھیلا ہوا تھا۔صاف موسم میں ڈھلتی سورج کی شعاعیں ریستوران کے باہری حصے پر ایک تابناک ماحول قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور دور تک پھیلا یہ سبز آنکھوں کو ٹھنڈک اور راحت دینے کا سبب بنا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں سفید کرسی پر بیٹھا وجیہہ مرد اپنے سامنے موجود سنہری آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اپنے دل کا حال سنا رہا تھا۔

"پہلی دفعہ میں نے آپ کو اس ریستوران میں دیکھا تھا جب آپ اپنی دوستوں کے ساتھ ڈنر کرنے آئی تھیں۔")

"اور میرے دل کا بوجھ کم نہیں ہو رہا ہے بلکہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔"

("جب میری پہلی نظر آپ پر پڑی تھی اس وقت آپ کے ساتھ بس آپ کی دوست نمرہ بیٹھی تھی۔ آپ دونوں شاید اپنی دوسری دوستوں کا انتظار کر رہی تھیں۔ میری پہلی نظر نے میرے دل کو بے اختیار کر دیا تھا۔ مجھے آپ پسند آئی تھیں، بہت زیادہ" سنہری آنکھوں میں ایک تاثر سا جھلکا۔)

www.novelsclubb.com

"ایسا لگ رہا ہے کوئی انہونی ہونے والی ہے۔"

("میں ریستوران میں سارا وقت آپ کو دیکھتا رہا۔اس کے بعد جب آپ جانے لگی تو میرا دل چاہا تھا کہ میں آپ کو روکوں، کسی طرح بات کروں اور اسی وقت ویٹر نے آپ پر کافی گرادی۔مجھے لگا کہ قدرت نے یہ ایک موقع دیا ہے۔"

"پھر تم میرے لیے دوا لے کر آئے تھے۔"سنہری آنکھوں والی لڑکی نے پہلی دفعہ گفتگو میں مداخلت کی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے زخم پر مرہم لگانا میرا فرض تھا۔")

"جیسے کچھ چھننے والا ہو۔ کچھ بہت اپنا۔"

("آپ نے پچھلی تینوں ملاقاتوں میں میرے ساتھ تھوڑا سخت رویہ رکھا جس سے میں ہرٹ ہوا تھا۔" سنہری آنکھیں یہ بات سن کر نیچے کو جھکی لیکن سامنے موجود شخص کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

"لیکن ان سب کا مداوا آپ کی کل کی بات نے کر دیا۔" سامنے بیٹھے شخص کی ہونٹوں پر مسکان ابھری۔)

www.novelsclubb.com

"میرا دل مجھے کچھ بتانے کی کوشش کر رہا ہے وہ۔ کہہ رہا ہے جاؤ اس سے پہلے وہ انہونی ہو جائے۔ تم اسے ابھی روک لو۔ لیکن سمجھ نہیں آرہی رضا وہ انہونی کیا ہے؟"

("کل آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ میں بھی یہی کہوں گا مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ میں پہلی نظر میں اپنا دل آپ کو دے بیٹھا تھا۔"

دونوں کی نظریں ایک پل کے لیے ٹکرائی۔

آریان نے عالیہ کا ہاتھ تھاما۔ عالیہ نے کچھ نہیں کیا بس خاموشی سے آریان کی کاروائی دیکھتی رہی۔ آریان نے عالیہ کے ہاتھ سے زینب کی پہنائی ہوئی انگوٹھی اتار دی اور اپنی پینٹ کی جیب میں سے ڈبی نکالی۔ اس ڈبی میں ایک انگوٹھی تھی۔ شایان نے عالیہ کی انگلی میں وہ انگوٹھی پہنا دی۔ ایک پل کے لیے ساری دنیا تھم گئی۔)

"تمہاری طبیعت خراب لگ رہی ہے۔ تم میرے ساتھ ہسپتال چلو۔" رضا نے شایان کو سہارا دیا اور اپنے ساتھ لے کر میٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔

(عالیہ اپنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔ یہ وہی ڈائمنڈ کی انگوٹھی تھی جو عالیہ نے شاپنگ مال میں دیکھی تھی اور اس کو دیکھنے کے بعد اس کی آریان سے دوسری دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔

"یہ تو بہت قیمتی ہے۔" عالیہ سمجھ نہ پائی کہ وہ بولے۔

www.novelsclubb.com

"یہ انگوٹھی مہنگی ہے، قیمتی نہیں۔اس انگوٹھی کو بس اس پتھر نے مہنگا بنایا ہے۔ اس دنیا کی قیمتی شے محبت ہے جو تمہارے اور میرے پاس موجود ہے۔" آریان نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔

وہ دونوں ہر شے سے بے نیاز ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ میز کے بلکل درمیان میں زینب کی دی ہوئی انگوٹھی پڑی تھی جو اس وقت ایک سوالیہ نشان بن گئی تھی۔)

****

www.novelsclubb.com

عالیہ آریان سے ملاقات کے بعد گھر آگئی۔اس نے گھر کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے نوال اپنے سامنے کھڑی ملی۔

"یونیورسٹی کا ٹائم تو ختم ہو گیا ہے۔اتنی دیر کہاں لگی تمہیں؟"عالیہ کا دل کی دھڑکنیں کچھ پل کے لیے آہستہ ہو گئی۔اگر اماں کو پتہ چلا کہ وہ کہاں سے آرہی ہے تو۔۔۔

"اماں آپ بھی آتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔"عالیہ یہ کہتی ہوئی لاؤنج کی جانب جانے لگی۔اس نے ایک طرح سے اپنی ماں کی نظروں سے بچنے کی کوشش کی۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے عالیہ؟"نوال کی بات سن کر عالیہ نے جواب دیا۔

"میں نمرہ کے ساتھ مک ڈونلڈز چلی گئی تھی۔ سوچا وہاں جا کر لنچ کر لوں۔"

"تم مک ڈونلڈز گئی تھی۔" نوال نے حیرت بھرے غصے سے کہا۔ "تمہیں پتہ نہیں ہے کہ وہ ریستوران کس طرح اسرائیل کی مدد کر رہا ہے اور اسرائیل کے فوجیوں کو مفت کھانا فراہم کر رہا ہے۔"

نوال کا اشارہ اسرائیل اور حماس کی موجودہ جنگ پر تھا۔ آج کل بہت سے لوگ اس مسئلے پر سر چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔ انٹرنیٹ پر مک ڈونلڈز کو بھی اس وجہ سے کافی تنقید کا سامنا تھا کہ اس کا اسرائیلی آؤٹ لٹ اسرائیلی فوجیوں کو مفت کھانا فراہم کر رہا تھا جبکہ عالیہ کو اس مسئلے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس کے نزدیک یہ

www.novelsclubb.com

معاملہ بس اسرائیلی اور عربوں کا تھا جس میں پاکستانی خواہ مخواہ اپنا حصہ ڈال رہے تھے۔

"اماں اگر مک ڈولنڈز والے واقعی میں یہ سب کر رہے ہیں تو بھی ہمارا ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یہ پاکستانیوں کا نہیں عربوں کا مسئلہ ہیں۔ بہتر ہے جن ممالک کا ہے وہ لوگ خود اسے حل کریں۔"

"یہ معاملہ عربوں یا کسی ملک کا نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے عالیہ! یہ مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ہے، ہمارے قبلے کا مسئلہ! اور تم کہہ رہی ہو کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔"

عالیہ کی بات سن کر نوال حیران ہوئی تھی۔

"ہاں تو ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ وہ لوگ اگر چاہیں تو پرامن طریقے سے رہ سکتے ہیں لیکن اب اگر وہ لڑائی جھگرہ کر رہے ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم لوگوں نے فلسطینیوں اور کشمیریوں کو بس اوور ریٹڈ کیا ہوا ہے۔" عالیہ یہ کہہ کر اوپر چلی گئی جبکہ نوال نے اپنی بیٹی کی ذہنیت پر ماتم کیا۔

عالیہ اپنے کمرے میں آگئی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔ وہ کتنا خوش تھی آریان کے پرپوز کرنے پر لیکن اماں نے سارا موڈ خراب کر دیا۔ پتہ نہیں پاکستان میں سب کو فلسطینی اور کشمیری کیوں مظلوم لگتے تھے۔ اگر وہ لوگ چاہتے تو خاموشی سے معاہدہ کر کے رہ سکتے تھے لیکن انہیں خود ہیرو بننے کا شوق تھا۔ عالیہ کے نزدیک اس کی سوچ سہی تھی جیسے ہر ایک شخص کو لگتی ہے۔ وہ اسی بارے میں سوچے چلے جا رہی تھی۔

****

اگلے دن جائی یانہ اور نائلہ یونیورسٹی کی راہداری میں ایک ساتھ چلتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں۔اسی وقت جائی یانہ نے زید کو اپنی جانب آتا دیکھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔میرے ساتھ کہیں چلیں!" زید جائی یانہ کے پاس آکر فوراً بولا۔نائلہ سمجھ گئی کہ ان دونوں نے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔اس لیے نائلہ نے جائی یانہ کو کہا۔

"میں تمہارا گراؤنڈ میں انتظار کر رہی ہوں۔تم جب فارغ ہو جاؤ تو وہی آجانا۔" یہ کہہ کر نائلہ آگے بڑھ گئی۔نائلہ کے چلے جانے کے باوجود جائی یانہ وہی کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے جو بھی بات کرنی ہے یہیں سب کے سامنے کرو۔" جائیانہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"یہاں پر سب موجود ہے۔" زید نے اپنے آس پاس لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اسی لیے تو کہہ رہی ہوں۔ تمہارے اور میرے درمیان ایسی کوئی بات نہیں ہے جو سب سے چھپائی جائے۔ تمہارے اور میرے درمیان کوئی رشتہ بھی نہیں ہے جو میں تمہارے ساتھ کہیں بھی چل دوں۔ اس لیے یہیں سب کے سامنے بات کرو۔"

www.novelsclubb.com

"آپ میری نیت پر شک کر رہی ہیں؟" زید نے اس سے پوچھا۔

"میں اپنی عزت کا دھیان رکھ رہی ہوں۔ اگر ایک ہونے والے حادثے کے خوف سے حواس باختہ ہو کر کچھ دیر کے لیے تمہیں اپنا ہمدرد مان کر بات کرنے لگ گئی تھی تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں کسی بھی لڑکے پر اندھا اعتماد کر لیتی ہوں۔ اس لیے سب کے سامنے مجھ سے بات کرو۔"

زید سمجھ گیا کہ جائی یا نہ سے بحث کرنا فضول ہے۔ اس لیے وہ کام کی بات پر آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا آفتاب والے معاملے میں آپ کا ہاتھ ہے؟"

"تمہیں کیا لگتا ہے؟" جائی یانہ نے سوال کے جواب میں سوال کیا۔

"مجھے پتہ ہے آپ ہی تھی ان سب میں۔"

"اگر پتہ ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟" جائی یانہ دوبدو جواب دے رہی تھی۔اسے زید کے کل والے رویے پر ابھی تک تپ چڑھی ہوئی تھی۔

"میں بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے ان سب میں مس صبا کو کیسے شامل کیا ہے۔ پوری یونیورسٹی میں یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ مس صبا نے سر آفتاب کو یونیورسٹی سے نکال دیا ہے مگر وجہ کسی کو معلوم نہیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے مس صبا کو شامل نہیں کیا بلکہ وہ خود ان سب میں شامل ہوئی تھی۔اس سے آگے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہوں گی۔کچھ باتیں راز ہی رہنی چاہیے۔"

اتنا کہہ کر جائی یانہ آگے بڑھ گئی اور زید پیچھے کھڑا رہ گیا۔

****

کچھ ماہ بعد

www.novelsclubb.com

فجر قضا ہوئے کچھ ساعتیں ہی گزری تھیں۔سورج کی کرنیں ایک نئی امید کی طرح اپنے ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دور کر رہی تھی۔اسلام آباد کے ایک پارک

میں بنے جاگنگ ٹریک پر ہماری کہانی کا ایک کردار جاگنگ کر رہا تھا۔ سر مئی ٹریک سوٹ میں ملبوس، اس کے بال اس وقت ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ کانوں میں ائیر پوڈ لگا ہوا تھا۔ وہ اپنے آس پاس کے جہاں سے اس وقت مکمل طور پر بے نیاز تھا۔ سیاہ رنگ کی آنکھوں میں اس وقت اطمینان ہی اطمینان تھا۔ اچانک اسے اپنے موبائل پر میسج موصول ہوا۔ اس نے موبائل کی اسکرین پر دیکھا تو اس کو ایک نمبر جسے ماما کے نام سے محفوظ کیا ہوا تھا سے میسج ملا تھا۔

"شایان! پارک سے آتے ہوئے کچھ سامان بھی لیتے ہوئے آنا۔ میں ابھی لسٹ سینڈ کر رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

ایک مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رینگ گئی۔ یہ مسکراہٹ کوئی خاص مسکراہٹ نہیں رہی تھی بلکہ یہ مسکراہٹ اب ایک معمول کی طرح شایان کے چہرے پر سج

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جایا کرتی تھی۔اب موقع محل کے علاوہ بھی شایان کے قریبی اس کی مسکراہٹ دیکھ سکتے تھے۔

شایان نے اچھا لکھ کر جواب سینڈ کر دیا اور دوبارہ جاگنگ میں مشغول ہو گیا۔اس کا ذہن گزرے ہوئے مہینوں کو یاد کرنے میں مشغول ہو گیا تھا۔جب کچھ مہینے پہلے اسے وہم اور وسوسے ہو رہے تھے تب رضا اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا۔ڈاکٹر کے مطابق اس کی یہ حالت بس زیادہ اسٹریس لینے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس نے پھر ان سب باتوں پر دھیان دینا چھوڑ دیا اور اپنے کام میں مشغول رہنے لگا۔ اسے وہ دن بھی اچھے سے یاد ہے جب عالیہ کے امتحانات ختم ہونے کے ایک دن بعد وہ لوگ اشفاق کے گھر گئے تھے۔اس کی ماں نے اسی دن اشفاق سے شادی کی

تاریخ لے لی تھی اور اب عالیہ اور اس کی شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ایک ہفتے بعد عالیہ کے نام کے ساتھ اس کا نام شامل ہو جائے گا۔ایک ہفتہ۔۔۔!

مسکراہٹ دوبارہ شایان کے چہرے پر سج گئی۔وہ اسی بارے میں سوچتا سوچتا ٹریک پر سے بہت آگے نکل گیا اور پھر وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

ایک تیز ہوا کا ٹھنڈا سا جھونکا گزرا اور ہماری کہانی کا منظر بدل گیا۔اب سامنے اشفاق صاحب کا گھر ایک رعب کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔گھر کے اندر داخل ہو کر سیدھا ایک کمرے کے اندر آؤ تو اس وقت ایک نفوس کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔اس کی رنگت سانولی اور آنکھیں بھوری تھی۔اس کے بال جو کندھے تک آتے تھے وہ اس وقت کھلے ہوئے تھے۔شلوار قمیض میں ملبوس جائی یا نہ اپنی یونیورسٹی جانے کے لیے تیار تھی۔اس نے اپنا بیگ بیڈ پر سے اٹھایا اور کتابیں چیک

کرنے لگی۔ کتابیں چیک کرتے ہوئے اسے گزرے ہوئے مہینے ایک خلاصے کی طرح ذہن پر سے گزرتے دکھائی دے رہے تھے۔

سر آفتاب کا معاملہ نپٹ جانے کے بعد اس زندگی نارمل ہوگئی تھی۔ وہ اب اپنے دوسرے سمیسٹر میں آگئی تھی۔ پچھلے سمیسٹر میں اس نے ٹاپ کیا تھا۔ زید سے اب اس کا سامنا بلکل نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا۔ اگر کبھی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ بھی لیتے تو نظرانداز کر کے آگے بڑھ جاتے۔ زید اور جائی یانہ نے اپنے بڑھتے قدم صحیح وقت پر روک لیے تھے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے فون پر اسی وقت میسج آیا۔ اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو نائلہ کا میسج تھا۔ نائلہ نے اس سے کچھ پوچھا تھا۔ جائی یانہ میسج کو دیکھ کر مسکرائی۔ ان دونوں کی ان کچھ مہینوں میں کافی اچھی دوستی ہوگئی تھی۔

وہ نائلہ کو جواب دیتے ہوئے کمرے میں سے باہر نکل گئی۔ راہ داری سے گزرتے ہوئے اس کا گزر عالیہ کے کمرے کے دروازے سے بھی ہوا۔ جائی یا نہ آگے بڑھ گئی مگر منظر اب کمرے کے بھورے دروازے پر ٹک گیا۔

ہم اس بند دروازے کو پار کر کے اندر کی طرف جائیں تو اس وقت کمرے میں موجود عالیہ اپنا بستر ٹھیک کر رہی تھی۔ بستر ٹھیک کر لینے کے بعد وہ واشروم کے اندر گئی اور واش بیسن کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس نے منہ پر چھینٹے مارے اور اپنا عکس دیکھا۔ ان چند مہینوں میں عالیہ کی ظاہری حالت ایک حد تک بدل گئی تھی۔ لمبے بال اب اسٹیپس کی صورت میں کٹ گئے تھے۔ اس کے بالوں کا رنگ اوپر سے بھورا اور نیچے سے لال مائل ہو گیا تھا جو اس کے ڈائی کروانے کا منہ بولتا ثبوت

www.novelsclubb.com

تھا۔وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئی تھی لیکن اس کی آنکھوں کے نیچے حلقے بھی واضح دکھائی دینے لگے تھے۔

عالیہ کی نظریں اپنے حلقوں پر گئی تو اسے یکدم آریان یاد آیا۔یہ حلقے اس کی اور آریان کی روزانہ رات کو گھنٹوں تک فون پر بات کرنے کا نتیجہ تھا۔اس کی زندگی میں اب آریان سے بات کرنا ایک لازم جزو بن گیا تھا۔ہفتے میں ایک بار وہ دونوں ایک دوسرے سے ملتے بھی ضرور تھے۔عالیہ کے مطابق ان دونوں کا رشتہ گزرے ہوئے مہینوں میں بہت مضبوط ہو گیا تھا۔آریان ہی نے عالیہ کو اپنے بال کٹوانے اور ڈائی کروانے کا کہا تھا۔عالیہ نے بغیر کسی تامل کے اس کی بات مانی تھی۔ عالیہ کے لیے آریان بہت اہمیت کا حامل بن گیا تھا۔وہ اس کی کسی بات پر انکار نہیں کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد عالیہ واش روم سے باہر نکل آئی اور اپنے بالوں کی پونی بنانے لگی۔ نچلی منزل سے آتی ناشتہ پکنے کی خوشبو عالیہ کے کمرے کو مہکا رہی تھی۔ان خوشبوؤں کا پیچھا کرتے ہوئے اب اگر ہم کچن میں جائیں تو عزاہ کچن میں موجود سب کے لیے پراٹھے بناتی دکھائی دے گی۔

اس کے ساتھ ساتھ عزاہ ڈائننگ ہال سے آتی نوال اور اشفاق کی باتوں کی آواز بھی سن رہی تھی۔عزاہ کا چہرہ ان دونوں کی باتیں سنتے ہوئے نہایت اترا ہوا لگ تھا۔ عزاہ کے ان گزرے ہوئے مہینوں میں خوب رشتے والے آئے تھے مگر عزاہ کو یہ سب ایک بیروزگار کا جگہ جگہ نوکری کے لیے انٹرویو دینے جیسے تھا۔اس کا کام کی نوعیت بس تھوڑی مختلف تھی۔عزاہ کا انٹرویو آئے دن مختلف لوگ لینے آتی۔وہ چائے کی ٹرے پکڑے مہمانوں کے سامنے پیش ہوتی۔اپنی ڈگری اور اپنے بارے میں مختصر لیکن بامعنی انٹرویو دیتی۔وہ لوگ اسے دیکھتے اور سوچ میں پڑ جاتے کہ آیا

www.novelsclubb.com

یہ لڑکی ہمارے گھر کی بہو بننے کے لائق ہے کہ نہیں۔ جن لوگوں کے نزدیک عزاہ ان کے گھر کی بہو کے معیار پر پورا نہ اتر پاتی تو وہ جلد جواب دینے کا کہہ کر چلے جاتے اور پھر مڑ کر نہ دیکھتے تھے۔ اور جنہیں عزاہ پسند آ جاتی تو اشفاق انہیں ریجیکٹ کر دیتے۔

نوال کی تمام تر کوششوں کے باوجود عزاہ کا رشتہ کہیں بھی طے نہیں ہو پایا تھا۔ نوال چاہتی تھیں کہ عزاہ اور عالیہ دونوں کی ایک ساتھ شادی کروا دیں لیکن اب یہ کام ممکن نہیں رہا تھا کیونکہ عالیہ کی شادی میں اب بس ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نوال ابھی بھی اشفاق کو کل آنے والے ایک رشتے کے بارے میں بتا رہی تھی۔ مہمانوں نے کل عالیہ کو دیکھ لیا تھا اور اب ان کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے کی بات عزاہ کی بجائے عالیہ سے پکی ہو جائے۔ عزاہ کو کبھی بھی کسی ریجیکشن پر اتنا دکھ نہیں

ہوا تھا جتنا اس بار ہوا تھا۔ ہمیشہ عالیہ اور اس کے مقابلے میں عالیہ جیت جاتی تھی۔
وہ تو اب کوئی سائیڈ کریکٹر بن گئی تھی۔

اب ہم اگر ڈائننگ ہال میں آئیں تو نوال کرسی پر بیٹھی یہی تفصیلات اشفاق کو بتا رہی تھی۔ ایسے میں جائی یانہ نے بھی اپنی کرسی سنبھالی اور بیٹھ کر اپنی بریڈ پر مکھن لگانے لگی۔

"عزاہ نے تو مجھے پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔ پتہ نہیں اس کا رشتہ کسی جگہ طے کیوں نہیں ہو رہا ہے؟" نوال کی آواز کچن میں بآسانی پہنچی تھی جس نے ایک مرجھائے ہوئے چہرے کو مزید مرجھا دیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بجو پر نام نہ لگائیں آپ خود ہی بے وجہ پریشان ہو رہی ہے۔ بجو کی جب شادی ہونی ہو گی، ہو جائے گی۔" جائی یانہ نے عزاہ کی حمایت لی۔

"جائی یانہ آپ خاموشی سے کھانا کھاؤ۔ بڑوں کی باتوں میں نہیں بولتے ہیں۔" اشفاق نے نرم مگر دوٹوک لہجے میں جائی یانہ کو تنبیہہ کی۔ جائی یانہ خاموش ہو گئی۔

کچھ لمحات بعد جب سب ناشتہ کر رہے تھے تو نوال کو ایک بات یاد آئی۔

"میری ام ہانی سے بات ہوئی تھی۔ وہ بتا رہی تھی کہ وہ مہندی سے دو دن پہلے پہنچے گی۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے ان کی بات سن کر سر تھوڑا سا اوپر کیا۔

"وہ اتنی دیر سے کیوں آ رہی ہے؟"

"آپ جانتے تو ہے عیسیٰ ایک خاصا مصروف انسان ہے اور اوپر سے فلائٹس کا بھی مسئلہ ہے۔"

عیسیٰ کا نام سن کر جائی یانہ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"عیسیٰ بھی ساتھ آئے گا؟"عیسیٰ عالیہ کی منگنی کے کچھ دن بعد ہی واپس امریکہ چلا گیا تھا۔

"ہاں تو ظاہر سی بات ہے،ام ہانی اتنا بڑا سفر اکیلے کیسے طے کرے گی؟"نوال کی بات سن کر جائی یانہ کا منہ بن گیا۔اسے عیسیٰ ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ناشتہ ختم کر لینے کے بعد جائی یانہ یونیورسٹی جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔

نوال نے اسے یونیورسٹی جاتے دیکھ کر ٹوکا۔

"اب بہن کی شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور تمہارے یونیورسٹی کے چکر ابھی تک ختم نہیں ہوئے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اماں بس آج یونیورسٹی جا رہی ہوں۔اس کے بعد میں آپی کی شادی کے بعد ہی جاؤں گی۔" یہ کہہ کر جائی یانہ روانہ ہو گئی۔

****

شایان جاگنگ کے بعد سامان خریدنے کی غرض سے راستے میں ایک یوٹیلیٹی اسٹور میں گھس گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ سامان خرید رہا تھا کہ اچانک اس کو لگا اس پر کوئی نظر رکھے ہوئے ہے۔اس نے گردن اٹھا کر اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا مگر کوئی بھی موجود نہیں تھا۔اس کو ان چند ماہ

میں اکثر یہ وہم بھی ہوا تھا کہ کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے لیکن شایان ان سب کو نظر انداز کر دیتا تھا۔آج اس سے نظر انداز بھی نہیں کیا جا رہا تھا۔

آخر کون تھا جس کی نظریں شایان پر تھی۔

****

زینب لان میں ٹہلتی ہوئی فون پر درزی سے بات کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"برائیڈل ڈریس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنی چاہیے۔اگر تم نے کوئی نقص چھوڑا تو میں تمہارے پیسے کاٹ لوں گی۔"

زینب ابھی بات کر رہی تھیں کہ نمرہ بھی گھر سے باہر نکل کر ان کی جانب چل پڑی۔ ماں کو بات کرتا دیکھ کر نمرہ رک گئی اور لان میں رکھی کرسیوں پر بیٹھ کر ان کی کال ختم ہونے کا انتظار کرنے لگ گئی۔ جب زینب کی بات ختم ہوئی تو وہ بھی نمرہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کس سے بات کر رہی تھیں آپ؟" نمرہ کے پوچھنے پر زینب نے جواب دیا۔

"درزی سے بات کر رہی تھی۔ شادی سر پر کھڑی ہے اور اس سے ابھی تک برائیڈل ڈریس ہی تیار نہیں ہو پایا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب نے پھر نمرہ سے پوچھا۔

"تم نے اپنے کپڑے تیار کر لیے ہیں نا؟"

"جی ماما میرے سارے فنکشن کے کپڑے ریڈی ہے۔بس اب جیولری رہ گئی ہیں۔وہ بھی آج یا کل میں جا کر لے آؤں گی۔"

"ہمم گڈ آج یا کل میں لے آنا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو نہیں لگتا آپ نے بھائی کی شادی میں کچھ جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔"

نمرہ کی بات سن کر زینب مسکرائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم مجھے جلد باز کہہ رہی ہو حالانکہ میرا تو دل تھا کہ جب ہم عالیہ کا رشتہ لے کر بھائی کے گھر گئے تھے اسی دن عالیہ اور شایان کا نکاح کروا دوں۔ لیکن خیر!"

زینب اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں ایک دفعہ دوبارہ کہہ رہی ہوں۔اپنی تیاری مکمل رکھنا ایسا نہ ہو رات کو تمہارے بھائی کی برات جانی ہو اور تم دوپہر کو بازار میں آوارہ گردی کرتی دکھائی دو۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر زینب چلی گئی۔ نمرہ اپنی جگہ پر بیٹھی زینب کو جاتا دیکھتی رہی۔اس کا نظروں کا ارتکاز فون کال نے توڑا۔اس کے موبائل پر کال آئی تھی۔اس نے کال ریسیو کر لی۔

****

اگر صبح کے گیارہ بجے ایک ریستوران کے اندر آؤ تو عالیہ اور آریان اس وقت بحث کر رہے تھے یا اگر میں کہوں لڑ رہے تھے تو یہ زیادہ مناسب ہو گا۔یہ وہی ریستوران تھا جہاں ان دونوں کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔آریان کے پرپوز کرنے کے بعد سے وہ دونوں اسی ریستوران میں ملا کرتے تھے۔

"تم جانتے بھی ہو ایک ہفتہ رہ گیا ہے میری شادی میں؟ اور تم ابھی تک اپنی ماما کو میرے لیے منا نہیں سکے ہو۔" عالیہ کی دبی دبی غراہٹ اس وقت ریستوران میں گونج رہی تھی۔ صبح کے وقت یہاں پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔

"میں کیا کر سکتا ہوں یار! وہ نہیں مان رہی ہے۔" آریان نے بے بسی سے کہا۔

"اگر وہ مان نہیں رہی ہیں تو پھر تم نے مجھے یہاں پر کیوں بلایا ہے، انہیں جا کر مناؤں۔ کیا تم ابھی تک حالات سمجھ نہیں پائے ہو۔ میری اگلے ہفتے شادی ہے۔ اگلے ہفتے! تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ سب کوئی مذاق ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یار تم غصہ تو نہ کرو میں پہلے ہی گھر میں جو کچھ چل رہا ہے، اس پر خاصا پریشان ہوں۔ تم کسی دن طعنے نہیں دو گی تو مر نہیں جاؤ گی۔"

"میں بھی خوشی خوشی تم پر چلا نہیں رہی ہوں۔ آج بھی میری اماں نے مجھ پر اتنا غصہ کیا ہے کہ میری شادی ہونے والی ہے اور میں باہر سیر سپاٹے کرنے جا رہی ہوں۔ ایک دو دن بعد میرا گھر سے باہر نکلنا بالکل بند ہو جائے گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ مجھے یہ سوچ سوچ کر انزائٹی ہو رہی ہے کہ اگر تم کچھ نہ کر پائے تو مجھے شایان سے شادی کرنی پڑ۔۔۔" عالیہ کی بات کو آریان نے کاٹا۔

www.novelsclubb.com

"تم اس شخص کا نام میرے سامنے مت لیا کرو۔ ہزار دفعہ کہا ہوا ہے میں نے۔" آریان کے لہجے میں کاٹ تھی۔

"اگر تم کچھ نہ کر پائے تو کچھ دنوں بعد اس "شخص" کا نام میرے نام کے ساتھ ہو گا۔اس کا کیا کرو گے تم؟"

عالیہ نے بھی اسے اسی لہجے میں جواب دیا۔آریان کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ اس نے عالیہ کا ہاتھ تھاما اور اپنی گرفت میں لیا۔

"عالیہ کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟"

www.novelsclubb.com

آریان کے یوں کہنے پر عالیہ کچھ نرم پڑی۔

"مجھے تم پر بھروسہ ہے لیکن میں ڈرتی ہوں اگر ہم ایک نہ ہو پائے تو؟"

"تم ڈرو نہیں، میں تمہارا ہوں اور تمہارا ہی رہوں گا۔ ہمیں کوئی الگ نہیں کر سکتا ہے۔"

عالیہ کا غصہ اب بالکل غائب ہو گیا تھا۔ وہ اس شخص کے لیے نرم پڑ جاتی تھی۔ آریان اب اسے تسلی دے رہا تھا اور عالیہ آنکھوں میں نرمی لیے اس کی باتیں سن رہی تھی۔ اس کی باتوں پر یقین کیے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ریستوران کی ان بھوری دیواروں کے منہ پر مقفل لگے ہوئے تھے مگر ان کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے یہ کچھ کہنا چاہتی ہیں لیکن کیا؟ یہ اس وقت کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

****

مغرب کو قضا ہوئے بس کچھ لمحات ہی گزرے تھے۔ایسے میں حسن صاحب کے گھر میں داخل ہو تو زینب اپنے کمرے میں موجود شادی میں جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ان کی تیاری تقریباً مکمل تھی۔آنکھوں میں کاجل لگائے اور نفیس سا جوڑا پہنے وہ تیار تھی۔ان کے ہاں کنواری لڑکیاں بس اتنا ہی تیار ہوا کرتی تھی۔سیاہ آنکھوں پر سیاہ کاجل بھلا سا لگتا تھا۔زینب اچھی تو لگ رہی تھی مگر اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا جیسے وہ زبردستی جا رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"زینب جلدی آجاؤ!" کمرے کے باہر سے اس کی چچی کی آواز آئی۔ زینب نے اپنا پرس پکڑا اور باہر نکل گئی۔ برآمدے میں مریم چچی اور ام ہانی دونوں تیار کھڑے تھے۔ زینب کو آتا دیکھ کر وہ بھی باہر کی جانب بڑھ گئے۔

کچھ لمحات بعد وہ لوگ ایک گھر پر موجود تھے۔ رات کے بڑھتے اندھیرے میں وہ گھر روشنیوں سے نہایا ہوا لگ رہا تھا۔ آج وہاں ولیمے کی دعوت تھی۔ پورے گھر میں لوگ ادھر ادھر پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ گھر کے برآمدے میں رکھی مرکزی کرسی پر دلہن بیٹھی تھی۔ دلہن نے سی گرین کلر کی کڑھائی والی قمیض پر گھاگرا پہنا ہوا تھا۔ اس پر بھاری سونے کے سیٹ دلہن نے پہنے ہوئے تھے۔ دلہن کا چہرہ گھونگھٹ میں چھپا ہوا تھا۔ وہ اس وقت ساری عورتوں کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ بزرگ عورتیں اس کے پاس جا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دے رہیں تھیں تو کچھ عورتیں اسے سلامی دے رہیں تھیں۔ مریم بھی ان عورتوں میں شامل تھیں۔ انہیں دعوت ولیمہ کا کارڈ ہی موصول ہوا تھا۔ ام ہانی اپنی کزنوں کے ساتھ ادھر اُدھر گھوم رہی تھی۔ ایسے میں ہم اگر زینب کو ڈھونڈے تو وہ اس وقت ایک کرسی پر بیٹھی تھی جو مرکزی میز کا حصہ تھی۔ اس کے پیچھے والی میز پر بیٹھی چند عورتیں اس کے بارے میں ہی باتیں کر رہی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے یہ احمد کی بیٹی ہے۔"

www.novelsclubb.com

ا"چھا انور بھائی کے بیٹے احمد کی بیٹی جس کی پیدائش پر اس کے ماں باپ مر گئے تھے۔"

"ہاں ہاں وہی لڑکی۔"

"احمد اور پروین بھی اپنی بہت کم عمر لکھوا کر آئیں تھے۔"

"ضرور یہ لڑکی ہی منحوس تھی ورنہ احمد اور پروین کی تو عمر ہی کیا تھی۔"

"بس اللہ ایسی منحوست سے سب کو دور رکھے!"

www.novelsclubb.com

زینب اپنے پیچھے بیٹھی مختلف عورتوں کے خود پر ہوتے مختلف تبصرے سن رہی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات سے بالکل بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ پیچھے چلتی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عورتوں کی باتوں کو سن پا رہی تھی۔ زینب کو اس لیے خاندان میں ہونے والی تقریبات بری لگتی تھی۔ کوئی بھی اس کے ساتھ بات نہیں کرتا تھا اور اس کے متعلق ایسی ہی چہ مگوئیاں ہوتی تھی۔ کچھ لوگ اسے منحوس جان کر حقارت سے دیکھتے تھے اور کچھ عورتیں ترس سے دیکھتی تھی۔ زینب کو ان دونوں قسم کی نظروں سے بے انتہا نفرت تھی۔

وہ ابھی ان عورتوں کی باتوں کو سن کر دل ہی دل میں کڑھ رہی تھی کہ اسی پل مریم چچی نے اسے اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا۔ زینب اٹھ گئی اور ان کی جانب بڑھ گئی۔ وہ جیسے ہی مریم کے پاس گئی انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ایک دوسری میز پر لے گئیں جہاں پر ایک بزرگ عورت بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے پاس ایک پان دان تھا جس پر سے وہ پان کا پتہ نکال کر کتھا لگا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم ! پھپھو "مریم نے انہیں مخاطب کیا۔

اس عورت کے پان پر کتھا لگاتے ہاتھ رک گئے۔انہوں نے فوراً نظریں اٹھائی۔ بزرگ عورت نے اپنے سامنے کھڑی بھتیجے کی بیوی کو دیکھا پھر اس کے ساتھ کھڑی سیاہ آنکھوں والی لڑکی پر نظریں گئی۔انہوں نے سلام کے جواب میں اپنے سر کو خم دیا۔

مریم نے زینب کا ہاتھ دبا کر اسے بھی سلام کرنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم !"زینب کے سلام کا جواب پر سر کو خم نہیں کیا گیا بلکہ ساتھ بیٹھنے کی اجازت دی گئی۔

"آؤ مریم بیٹھو!" مریم اور زینب بیٹھ گئیں۔

"کیسی ہے پھپھو؟" مریم نے حال احوال پوچھا۔

"کیسے ہو سکتے ہیں ہم۔اب تو بس دن گن رہے ہیں۔" پھپھو نے نہایت عاجزی سے کام لیا۔

"پھپھو ایسی باتیں تو نہ کریں اللہ آپ کو ہماری عمر بھی لگا دیں۔" مریم کی بات سن کر وہ مسکرا دی پھر ان کے ذہن میں اچانک سامنے بیٹھی لڑکی کا خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ تمہاری بیٹی ہے مریم؟" پھپھو کی بات سن کر مریم نے دھیمے سے سر کو نفی میں ہلایا۔

"نہیں پھپھو! ویسے کہنے کو تو یہ میری ہی بیٹی ہے لیکن اصل میں یہ پروین اور احمد بھائی کی بیٹی ہے۔" احمد کا نام سن کر اس اس بزرگ عورت کا چہرہ یکدم رنجیدہ ہو گیا۔

"کیا یاد دلا دیا تم نے مریم! بہت اچھا بچہ تھا احمد! میرے بھائی کی سب سے بڑی اولاد! بس اس کی عمر دھوکا دے گئی۔" اب وہ عورت اپنے ڈوپٹے کے پلو سے آنکھیں صاف کرنے لگ گئی۔

"آپ صحیح کہہ رہی ہے پھپھو! بھائی اور باجی تو چلے گئے لیکن جاتے جاتے ایک بڑی زمہ داری ہمارے کندھوں پر چھوڑ گئے۔" مریم اب اپنی مطلب کی بات کہنے کا راستہ بنا رہی تھیں۔

"بس پھپھو آپ کا احمد تو چلا گیا ہے لیکن اس کی بیٹی تو ابھی زندہ ہے نا۔ آپ کے پاس اس لیے آئی ہوں تاکہ اپنی کچھ پریشانی آپ سے بانٹ سکوں۔"

"ہمم بولو بیٹا میں سن رہی ہوں!" بزرگ عورت نے انہیں حوصلہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ دیکھے میں لاکھ اسے اپنی بچی کہہ دوں مگر اصل بات تو یہی ہے نا کہ یہ میری بیٹی نہیں ہے۔ لڑکی کی ذمہ داری بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے جو میں اور

حسن کب سے اٹھا رہے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ کوئی بھی اونچ نیچ ہوئی تو ہمارے اوپر ہی الزام آئے گا۔ اس لیے اب میں چاہتی ہوں کہ اس کی شادی کروا دوں۔ آپ کے پاس اس لیے آئی ہوں کہ آپ زینب کی بات ادھر ادھر چلائیں تاکہ میں اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤں۔" وہ عورت کچھ دیر کے لیے سوچ میں پڑ گئی۔

"ہم دیکھیں گے۔ تم فکر نہ کرو میں جیسے ہی کوئی اچھا خاندان دیکھوں گی فوراً اس کی بات طے کر دوں گی۔" پھپھو نے پان کے پتے پر سونف اور چھالیہ ڈال کر منہ میں لیا۔ اس کے بعد قدرے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اپنی بیٹیوں کے بارے میں کیا سوچا ہے؟"

"نوال کی منگنی تو پروین باجی اشفاق سے کر گئی تھی اور ام ہانی کی عمر نہیں ہے ابھی شادی وغیرہ کی۔ بس آپ زینب کے لیے ابھی کوئی رشتہ تلاش کر لے۔"

زینب کا دماغ مریم کی بات سن کر بھک سے اڑا۔ اس لیے اشفاق بھائی مریم چچی کے اتنے چہیتے تھے کیونکہ وہ ان کے ہونے والے داماد تھے۔ نوال، نوال اس کی بھابھی بنے گی۔ ویسے یہ بات اتنی بھی برا نہیں ہے۔ اگر نوال کی جگہ ام ہانی اس کی بھابھی بنتی تو یہ اس کے لیے زیادہ پریشانی کی بات تھی۔ پھر تو اسے یقین تھا کہ وہ اپنے بھائی کا چہرہ دیکھنے کے لیے ترس جاتی۔ خیر چچی نے جس آنٹی کے سامنے یہ بات کی تھی وہ بھی مریم کی شکل دیکھ رہی تھی۔ شاید وہ بھی مریم کے ڈبل اسٹینڈرڈ سمجھ گئی تھیں۔

شادی کی تقریب میں آگے کچھ ایسا نہیں ہوا جو زینب کے لیے قابل ذکر ہو۔

****

رات کے وقت ہر کوئی بستر میں دبکا ہوا تھا۔عالیہ بھی اپنے بستر پر لیٹی نمرہ سے واٹس ایپ پر بات کر رہی تھی۔

"آریان ابھی تک اپنی ماں کو منا نہیں سکا ہے مطلب سیریسلی ؟"نمرہ کا میسج عالیہ کو موصول ہوا تھا۔عالیہ نے ابھی نمرہ کو آریان کی ماں کی ناراضگی کا بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ! آج میری اور آریان کی اسی وجہ سے لڑائی بھی ہوئی ہے۔" عالیہ نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

"ہمم عالیہ تم اسے آرام سے پریشرائز کرتی رہو۔ اس وقت لڑائی جھگڑے میں نہ پڑو۔ ایسا نہ ہو وہ عین وقت پر تم سے شادی سے انکار کر دے۔"

"تم میری کنڈیشن بھی تو دیکھو۔ گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں۔ بس ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور آریان ابھی تک اپنی ماما کو منا نہیں سکا ہے۔ یہ سارے حالات مجھے مینٹلی طور پر ڈیپریسڈ کر رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

کچھ پل کے لیے نمرہ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔جب بہت زیادہ دیر ہو گئی تو عالیہ نے خود نمرہ سے پوچھا۔

"کیا ہوا، کہاں غائب ہو گئی ہو؟" عالیہ نے نمرہ سے پوچھا۔اس کے میسج بھیجنے کے کچھ دیر بعد نمرہ نے جواب دیا۔

"نہیں کہیں نہیں۔بس میں سوچ رہی تھی کہ اگر اللہ کریں کہ تمہاری شادی آریان سے نہیں بلکہ شایان بھائی سے ہو گئی اور شایان بھائی کو یہ پتہ چل گیا کہ شادی سے پہلے تم آریان کے ساتھ انوالو تھی تو وہ تمہارا کیا حشر کریں گے؟"

"کیسی فضول باتیں کر رہی ہو؟ اللہ نہ کریں ایسا کچھ ہو ورنہ پتہ نہیں کیا ہو جائے گا؟" عالیہ اس لمحے کو سوچ بھی نہیں پا رہی تھی۔

"عالیہ تم آریان پر دباؤ ڈالتی رہو۔ اسے بولو کہ وہ کسی طرح اپنی امی کو منائے۔ اگر تمہاری شایان بھائی سے شادی ہو گئی تو ہمارے خاندان میں بہت بڑی تباہی آجائے گی۔"

"ہمم! میں یہی کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"ویسے آریان کی امی کا راضی ہونا ضروری بھی نہیں ہے۔ تم لوگ ایسا بھی تو کر سکتے ہو کہ پہلے کورٹ میرج کر لو۔ اس کے بعد آریان کی ماما کو رضامند کر دینا"

نمرہ کا میسج پڑھ کر عالیہ اسے جواب دینے والی تھی کہ اچانک نمرہ کا خود ہی میسج آیا۔

"میں اب سو رہی ہوں۔ کل بات کریں گے۔" اس نے بس اتنا لکھا اور فوراً آف لائن ہو گئی۔

عالیہ موبائل ایک طرف رکھ کر سوچنے لگی۔ نمرہ صحیح کہہ رہی تھی اگر عالیہ لڑکی ہوتے ہوئے اپنے ماں باپ کی چوکھٹ کو چوری چھپے پار کر سکتی ہے تو آریان تو ایک لڑکا ہے اس کے لیے تو یہ سب اور بھی آسان ہے۔ ماں باپ لڑکیوں کی شکل بھلے ساری عمر نہ دیکھیں مگر لڑکوں کو معاف کر ہی دیا جاتا ہے لیکن اگر آریان نہ مانا تو؟

اگر اس نے مجھ سے شادی سے منع کر دیا؟ پھر کیا مجھے واقعی میں شایان سے شادی کرنی پڑے گی؟

عالیہ جانے کس پہر یہی باتیں سوچتے سوچتے سو گئی۔

****

اگلے دن شام کو عالیہ گھر پر تنہا تھی۔سب شاپنگ پر گئے ہوئے تھے۔اس نے یہ وقت آریان سے بات کرنے کے لیے مناسب سمجھا۔اس نے آریان کو کال کی۔

اگلی بیل جاتے ہی کال اٹھا لی گئی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کام کر رہے ہو؟" عالیہ نے سب سے پہلے یہ سوال کیا۔

"نہیں تو!" آریان کے کہنے پر عالیہ نے سکھ کی سانس بھرا۔ کم از کم اب وہ آریان سے سکون سے بات کر سکتی تھی۔

"آریان میں اب تم سے کچھ ضروری سوالات پوچھوں گی اور میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے ان کے سنجیدہ جوابات دو۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے!"

"تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟" عالیہ نے اپنا پہلا سوال کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کیسا سوال ہے؟" آریان نے کچھ تعجب سے پوچھا۔

"مجھے ہاں یا ناں میں جواب دو آریان!" عالیہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"ہاں" آریان نے لمحے کی دیر بھی نہیں کی

"تم مجھ سے شادی کرنے میں سیریس ہو؟"

"ہاں!"

www.novelsclubb.com

"تم میری خاطر ہر ایک سے لڑ سکتے ہو؟"

"ہاں!"

"تمہاری امی ابھی تک مانی ہے کہ نہیں؟"

"نہیں، وہ نہیں مانی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہم آریان میں نے کل رات اس باتے میں بہت کچھ سوچا اور مجھے کل ایک راستہ بھی مل گیا ہے۔ میں سوچ رہی ہوں کہ کیوں نہ ہم دونوں ابھی کورٹ میرج کر لیتے ہے اور شادی کے بعد ہم تمہاری ماما کو منائیں گے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم کیا بکواس کر رہی ہو؟" آریان کی چلاتی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔ اس کا لہجہ اتنی جلدی بدلا تھا کہ عالیہ کچھ پل کے لیے حیران رہ گئی تھی۔ آریان نے کبھی بھی اس سے ایسے بات نہیں کی تھی۔ دوسری طرف آریان اسے سنائے جا رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے تم پاگل ہو گئی ہو۔ وہ میری ماں ہے اگر وہ شادی کے لیے نہیں مانیں گی تو میں تم سے شادی کیسے کر سکتا ہوں؟"

"میں اپنے ماں باپ کو ناراض نہیں کروں گی تم سے شادی کر کے؟" عالیہ نے آریان کی طرح اس سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنے ماں باپ پر مینٹلی طور پر انحصار نہیں کرتی ہو پر میں اپنی ماما پر کرتا ہوں۔ یہ میری ایک بہت بڑی مجبوری ہے۔"

"مرد کبھی بھی مجبور نہیں ہوتا ہے۔ تم بس اپنی ماں کی ناراضگی کا بہانہ بنا رہے ہو۔ اصل میں تو تم مجھ سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتے ہو۔" عالیہ کو اس دفعہ شدید اشتعال چڑھا تھا۔

"تمہیں لگ رہا ہے میں تمہارے ساتھ ٹائم پاس کر رہا ہوں؟" آریان نے تنک کر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مجھے لگتا ہے بلکہ مجھے یقین ہے تم میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہے ہو۔ تم جیسے لوگ یہی بہانہ بناتے ہیں کہ گھر والے نہیں مان رہے ہیں اصل میں تم جیسے لوگوں کے دلوں میں خود چور ہوتا ہے۔ آئندہ کے بعد مجھے کال نہ کرنا۔"

یہ کہہ کر عالیہ نے فون رکھ دیا۔ عالیہ کو یہ امید رہی کہ شاید آریان کا فون دوبارہ آئے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ یونہی اپنے کمرے میں بیٹھی اس کی کال کا انتظار کرتی رہی۔

****

www.novelsclubb.com

نوال، عزاہ اور جائی یانہ شاپنگ پر گئیں تھیں۔ وہ لوگ تقریباً دو گھنٹے تک شاپنگ کرتے رہے۔ جب ان لوگوں کی شاپنگ مکمل ہو گئی تو وہ لوگ گھر جانے کے لیے شاپنگ مال سے نکل کر پارکنگ ایریا میں آ گئے۔ پارکنگ ایریا میں مختلف قسم اور مختلف رنگوں کی گاڑیاں پارک ہوئی ہوئی تھی۔ پارکنگ ایریا میں تھوڑی بہت چہل پہل تھی۔ وہ لوگ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئے جو کچھ دور کھڑی تھی۔

عزاہ جب گاڑی کے پاس پہنچی تو اس نے دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ کار کا انجن چلانے کے لیے اس نے چابی کی ہول میں گھمائی مگر انجن نہیں چلا۔ عزاہ کو تعجب ہوا۔ اس نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن انجن نہیں چلا۔

www.novelsclubb.com

"گاڑی کو کیا ہوا ہے عزاہ؟" گاڑی کی بیک سیٹ پر سوار نوال نے عزاہ سے پوچھا۔

عزاہ نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"پتہ نہیں اماں، ابھی تو ٹھیک چل رہی تھی۔اب پتہ نہیں انجن کیوں نہیں چل رہا ہے۔"

عزاہ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی جائی یانہ گاڑی کی ونڈو سے باہر جھانک رہی تھی۔ اچانک اس کی نظر شایان پر پڑی وہ پارکنگ ایریا میں ہی موجود تھا اور اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔شایان نے بھی غیر ارادی طور پر گردن گھمائی تو جائی یانہ کو گاڑی میں بیٹھا دیکھا۔شایان نے اپنی گاڑی کا دروازہ بند کیا اور ان کی گاڑی کی جانب چل پڑا۔شایان کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر جائی یانہ نے اونچی آواز میں اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

"شایان بھائی آرہے ہے!"نوال نے جائی یانہ کی نظروں کا تعاقب کیا جبکہ عزاہ نے دھیان نہیں دیا اسے لگا جائی یانہ مزاق کررہی ہے۔

شایان ان کی گاڑی کے بلکل قریب آگیا اور جھک کر اندر کی جانب جھانکا۔وہ جائی یانہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔

"السلام علیکم!"

www.novelsclubb.com

شایان کو دیکھ کر نوال نے سلام کا جواب دیا جبکہ عزاہ کے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہاتھ رک گئے۔ عزاہ نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ اس کی دائیں کھڑکی میں کون جھانک رہا تھا۔

"بیٹا تم یہاں کیا کر رہے تھے؟" نوال نے پوچھنے پر شایان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ممانی میں بس ایک کام کے سلسلے میں یہاں آیا تھا۔" بات کرتے ہوئے شایان کی نظریں عزاہ پر گئی جو ابھی بھی گاڑی اسٹارٹ کرنے کی تگ و دو کر رہی تھی۔

"گاڑی کو کچھ ہوا ہے؟" شایان کے ڈائریکٹ سوال کرنے پر عزاہ کچھ گڑبڑا گئی۔ وہ شایان سے ابھی بات نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے اندر ہمت ہی نہیں تھی ایک لفظ بھی بولنے کی اپنے مقابل کے سامنے۔

"جی شایان بھائی گاڑی اسٹارٹ نہیں ہو پا رہی ہے۔" عزاہ کی بجائے جائیانہ نے جواب دیا۔ عزاہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔

"اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔" شایان نے اپنے شرٹ کی بازوؤں کو پیچھے موڑا اور آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

شایان نے کار کے bonnet کو اٹھایا اور انجن کی تاروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔ عزاہ نے اپنا منہ ونڈو کی طرف کیا ہوا تھا۔ اس نے ایک چور نگاہ wind screen پر ڈالی تو شایان سامنے کھڑا تھا۔ ایک ہاتھ سے بونٹ پکڑے اور اپنی کمر کو جھکا کر دوسرے ہاتھ سے گاڑی کو ٹھیک کرتا، وہ اسے اچھا لگ رہا تھا۔ کاش اس کی قسمت اور عالیہ کی قسمت بدل جاتی۔ کتنا اچھا ہوتا! عزاہ نے نظریں دوبارہ موڑ لی۔ سامنے کا منظر دل جلانے والا تھا۔

کچھ دیر بعد شاجان نے بونٹ بند کر دیا اور دوبارہ جائی یانہ کی ونڈو میں نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اب گاڑی چلاؤ!"

عزاہ نے اس کی بات سن کر چابی کی ہول کی طرف بڑھائی۔ عزاہ نے واضح دیکھا کہ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ جیسے ہی اس نے چابی گھمائی انجن چلنے کی آواز آ گئی۔

"جیتے رہو بیٹا!" نوال نے شایان کو دعا دی جو کہ شایان نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ موصول کی۔

"شکریہ شایان بھائی!" جائی یانہ نے اس کا شکریہ ادا کیا

www.novelsclubb.com

"ارے شکریہ کی کیا بات ہے۔" شایان نے جائی یانہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلا گیا۔

سب لوگوں نے اپنا واپسی کا سفر شروع کیا۔ پورے راستے عزاہ کے ذہن پر کار کا بونٹ اٹھائے شخص کا منظر سوار رہا۔

****

کچھ لمحات بعد اگر اشفاق کے گھر کے لاؤنج میں آؤ تو وہ لوگ اپنی خریدی ہوئی چیزیں دیکھ رہے تھے۔ عالیہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔ اس نے ابھی تک لاؤنج میں قدم نہیں رکھا تھا۔ جائی یانہ نے ایک ہاتھ سے اپنا ٹیکا ماتھے پر لگایا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ

www.novelsclubb.com

میں اپنے موبائل کا فرنٹ کیمرہ کھولے وہ تنقیدی نگاہوں سے خود کو دیکھ رہی تھی ۔اس کو اپنا ٹیکا اب کچھ بڑا لگ رہا تھا۔ حالانکہ شاپنگ مال میں اسے ٹیکے کا سائز

پرفیکٹ لگا تھا لیکن ہر لڑکی کی طرح چیز خرید لینے کے بعد اب اسے ٹیکے میں سو سو نقص دکھائی دے رہے تھے۔اس نے عزاہ سے رائے مانگی لیکن وہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں تھی۔وہ ابھی تک اپنے آپ کو مال کے پارکنگ ایریا میں دیکھ رہی تھی۔اس نے جائی یانہ کی بات کا کوئی رد عمل نہیں دیا۔

نوال سے پوچھنا فضول تھا۔اگر وہ کہتی کہ اب اسے اپنا ٹیکا سمجھ میں نہیں آرہا ہے تو وہ الٹا اس پر غصہ کرتیں کہ اسے اگر ٹیکا پسند نہیں تھا تو اس نے کیوں خریدا؟

اس نے سوچا کیوں نہ عالیہ کے پاس جا کر اسے اپنا ٹیکا دکھائے اور عالیہ کی رائے مانگے۔وہ لاؤنج سے باہر نکلی اور عالیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔عالیہ کے کمرے میں پہنچی تو اس نے دیکھا عالیہ ابھی اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے۔پھر جائی یانہ کی نظر واش روم کے بند دروازے پر پڑی۔عالیہ یقیناً واش روم میں تھی۔

جائی یانہ بیڈ پر بیٹھ کر عالیہ کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی۔ بیڈ پر عالیہ کا فون بھی رکھا تھا۔اس نے فون اٹھایا اور موبائل پر عالیہ کے کانٹیکٹس کے واٹس ایپ اسٹیٹس دیکھنے کی غرض سے واٹس ایپ کھولا۔ جئی یانہ کو سب سے اوپر ایک ایسا نمبر دکھائی دیا جو کسی بھی نمبر سے محفوظ نہیں تھا۔اس کی پروفائل پر ایک آدمی کی فوٹو تھی۔ وہ آدمی ایک کار کے سامنے کھڑا اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی پر لگی گھڑی کو دیکھنے میں مصروف تھا۔جائی یانہ کو اس شخص کی شکل جانی پہچانی لگی۔اس نے یہ شخص کہیں دیکھا تھا لیکن کہاں؟ یہ اسے یاد نہیں تھا۔ابھی وہ اس شخص کی فوٹو کا تجزیہ کر رہی تھی کہ اچانک عالیہ آئی اور فوراً اس کے ہاتھوں سے موبائل چھینا۔

www.novelsclubb.com

"میرا موبائل تم نے کیوں پکڑا ہے؟" عالیہ نے رعب سے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کس کا نمبر ہے آپی؟" جائی یانہ واقعی میں اس شخص کو جاننا چاہتی تھی۔ جائی یانہ کو پتہ تھا اس نے اس شخص کو کہیں ضرور دیکھا ہے۔ عالیہ کے چہرے پر ایک سایہ گزرا۔

"تم سے مسئلہ؟" عالیہ نے نظریں چرائی۔

"نہیں بس یونہی پوچھ لیا۔" جائی یانہ نے کندھے اچکائے۔ اس نے ایک طرح سے بات گھمانا چاہی کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ عالیہ اسے نہیں بتائے گی بلکہ ان دونوں کے درمیان لڑائی ہو جائے گی۔

"اچھا آپی یہ بتائیں کیا یہ ٹیکا مجھ پر بڑا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یہ ٹھیک ہے جائی یانہ !اب چلی جاؤ مجھے سونا ہے۔" عالیہ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا اور بیڈ پر دھم سے گر گئی۔ جائی یانہ کمرے سے نکل گئی۔ اس کے ذہن سے ٹیکا محو ہو گیا تھا۔ ابھی بس اسے وہ شخص یاد تھا جس کی پروفائل پکچر اس نے عالیہ کے واٹس ایپ پر دیکھی تھی۔ جائی یانہ کے ذہن میں اس شخص کی تصویر حفظ ہو گئی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے درمیانے پہر جب وہ جاگی تو اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے گردن ادھر ادھر گھمائی تو اس نے اپنے آپ کو اپنے کمرے میں موجود پایا۔ اس نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے ہاتھوں کو دیکھا تو وہ بھی صاف تھے لیکن اسے تسلی نہیں ہوئی۔وہ اٹھی اور اس نے کمرے کی لائٹ آن کی۔کمرہ روشنی سے نہا گیا۔اس نے اب اپنا ہاتھ دوبارہ دیکھے تو وہ صاف ہی دکھائی دے رہے تھے۔یقیناًاس نے کوئی بھیانک خواب دیکھا ہو گا۔

یہ خواب زینب کو کافی دنوں سے آرہے تھے۔زینب نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ یہ برے خواب اسے کب سے آرہے تھے۔کچھ دیر بعد اسے یاد آیا کہ یہ سلسلہ تب سے شروع ہوا تھا جب سے وہ چچی کے ساتھ شادی میں گئی تھی۔اس دن سے روزانہ عجیب و غریب خواب آرہے تھے۔اس نے بستر کے ساتھ رکھی میز پر سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس میں پانی نکالا اور پانی پینے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

پانی پیتے ہوئے زینب سوچنے لگی۔آخر وہ کون شخص تھا جو اس کے خواب میں اسے گراہوا ملا کرتا تھا اور جب بھی زینب اس کو ہاتھ لگاتی اس کے ہاتھوں پر خون لگ جاتا تھا۔حالانکہ اس شخص کے کپڑوں اور جسم پر کہیں بھی خون نہیں ہوتا تھا۔کاش وہ جان جاتی کہ وہ شخص کون تھا۔اللہ پاک کاش اس شخص کا چہرہ تھوڑا سا واضح کر دیتے۔پانی پی لینے کے بعد وہ اٹھی اور برآمدے میں جا کر وضو کرنے لگی۔زینب نے ایک دفعہ حسن صاحب کو کہتے سنا تھا کہ اگر کسی نے برا خواب دیکھا ہو تو دو نفل پڑھ کر اپنی عافیت اور خواب کے شر سے دور رہنے کی دعا مانگنی چاہیے۔

اس نے سوچا آج کیوں نہ وہ بھی یہ کر لے۔کیا پتہ یہ خواب بھی ایسا ہو جس کی تعبیر اس کے حق میں بری ہو۔

www.novelsclubb.com

****

اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک دھند لکے میں چل رہی ہے۔وہ خواب میں بھی جانتی تھی کہ یہ وہی خواب ہے جو وہ لڑکپن سے دیکھتی آرہی تھی۔اسے اس دھند میں کوئی بھی دکھائی نہیں دیتا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ دھند چھٹنا شروع ہو گئ۔اب انہیں کچھ کچھ واضح دکھائی دینے لگ گیا تھا۔وہ کوئی ویرانہ تھا جہاں وہ اس وقت موجود تھی۔

وہ آگے کی جانب بڑھ رہی تھیں تب ہی ان کی نظر راستے پر گرے شخص پر پڑی۔ یہ بھی خواب کا حصہ تھا۔وہ اس گرے ہوئے شخص کے پاس گئ اور اس کا چہرہ دیکھا۔لڑکپن میں اسے اس شخص کا چہرہ دکھائی نہیں دیتا تھا مگر کچھ سالوں سے اسے اس کا چہرہ دکھائی دینے لگ گیا تھا۔وہ اس شخص کو اچھے سے جانتی تھی۔اس شخص کے ساتھ ان کا ایک بہت گہرا رشتہ گزرا تھا۔وہ فوراً زمین پر بیٹھیں اور اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شخص کو اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ نہیں اٹھا بلکہ ان کے ہاتھوں پر خون لگ گیا۔

خون بڑھتے ہوئے اب ان کے بازوؤں کو لال رنگ سے رنگ رہا تھا۔

شروع میں یہ خواب یہاں تک ختم ہو جاتا تھا مگر پچھلے کچھ سالوں سے ایک اور منظر خواب میں دکھایا جاتا تھا اور وہ تھا بھیڑیوں کے حملے کا۔ان کے پاس لیٹا ہوا شخص ایک دم غائب ہو گیا تھا۔اسے اب بھیڑیے اپنے ارد گرد دکھائی دینے لگ گئے۔ان بھیڑیوں نے چاروں طرف سے انہیں گھیرا ہوا تھا۔وہ بھاگ جانا چاہتی تھی مگر اس کے پاؤں پتھر کے بن گئے تھے۔بھیڑیوں نے چھلانگ لگائیں اور اس پر ٹوٹ پڑے۔انہوں نے اس کے جسم کی بوٹی بوٹی الگ کر دی۔

www.novelsclubb.com

زینب خواب سے اٹھ گئیں۔وہ تیز تیز سانسیں لیں رہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا انہیں سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھیں۔انہوں نے لائٹس نہیں چلائی۔انہیں لگا کہ

اگر انہوں نے اپنے ہاتھوں میں دیکھا تو انہیں اپنے ہاتھوں میں خون لگا دکھائی دے گا۔انہوں نے گلاس میں پانی ڈالا اور پانی پینے لگی۔

پانی پیتے ہوئے انہوں نے سوچا کاش انہیں کبھی پتہ نہ چلتا کہ وہ شخص کون تھا جو گرا ہوا تھا۔لاعلمی ایک نعمت ہے جو انہوں نے ناشکری میں گنوادی تھیں۔زینب نے گلاس واپس رکھ دیا۔ان کا دل چاہا کہ وہ اٹھ کر وضو کریں اور دو نفل پڑھ کر دعا مانگیں۔اپنی عافیت کی دعا مانگیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت مانگیں۔ان سے جو گناہ ہوا تھا شاید اس کی سزا مل گئی تھی لیکن اگر وہ سزا ابھی تک ختم نہ ہوئی ہو تو۔۔۔۔

اگر ابھی بھی ان سے اس گناہ کے بدلے کچھ لیا جانا تھا تو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ اس قابل رہی تھیں کہ اب نماز پڑھ کر اپنے رب کو راضی کر سکے۔وہ کچھ بھی سوچ نہیں پا رہی تھیں۔ان کا ذہنی انتشار بڑھنا شروع ہوا اور انہوں نے پاس پڑا گلاس پھینک دیا۔اس کے بعد جگ اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔

شایان اپنے کمرے میں موجود اپنی ماں کے کمرے سے آتے شور کو سن کر اٹھ گیا تھا۔وہ اپنی ماں کے پاس جانا چاہتا تھا مگر اس کی ماں اسے اندر نہ آنے دیتی اور وہ بھی اپنی ماں کو اس طرح ٹوٹا پھوٹا بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔آخر اس حادثے میں وہ بھی کہیں گناہگار تھا۔

www.novelsclubb.com

****

شادی میں بس اب تین دن رہ گئے تھے۔ہال کی بکنگ بھی ہو چکی تھی۔ بازار کے چکر زور و شور سے لگائے جا رہے تھے۔بس تین دن،اس کے بعد شادی کا پہلا فنکشن،مہندی کی رسم ہو گی۔

عالیہ بیڈ پر لیٹی اپنے موبائل کی اسکرین پر نکلے کلینڈر کو دیکھتے ہوئے یہ سب سوچ رہی تھی۔آریان سے جھگڑے کے بعد اس کی ابھی تک آریان سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔دونوں میں سے کسی نے بات کرنے میں پہل نہیں کی تھی۔عالیہ کو یہ سوچ ستائے جا رہی تھی کہ اگر آریان نے واقعی میں اس سے ان حالات میں شادی سے انکار کر دیا تو اس کو شایان سے شادی کرنی پڑیں گی۔

www.novelsclubb.com

قسمت ایک عجیب دوراہے پر کھڑی تھی۔اس کے پاس بس دو راستے تھے۔ایک راستے پر شایان کے نام کی تختی تھی تو دوسری طرف آریان کا نام ایک شان سے سجا تھا۔اسے ان دونوں میں سے ایک راستہ چننا تھا۔عالیہ کو ایک بات بے حد عجیب لگتی تھی کہ شایان اور آریان دونوں کے نام بہت ملتے جلتے تھے۔بس شروع کے دو لفظ دونوں کے نام اور ان کا مطلب الگ کرتے تھے۔اب جانے عالیہ کی قسمت میں ان دونوں میں سے کس کا نام لکھا تھا۔

کاش اس کی زندگی کچھ آسان ہوتی،کاش اس کی فیملی اس کی بات سمجھ پاتی،کاش یہ رشتہ آتا ہی نہیں اور یہ سب مسائل جنم لیتے۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کی زندگی کتنی اچھی تھی۔اس کی شادی شایان کے ساتھ نہیں ہو رہی تھی۔
اس کی زندگی کتنی نارمل تھی۔وہ جو چاہتی اس وقت کر سکتی تھی۔کاش وہ ایک بار
عزاہ جیسی زندگی جی پاتی۔

اچانک اس کے موبائل پر میسج آیا۔

"عالیہ تم مجھ سے شام میں ملنے آؤ۔ایک ضروری بات کرنی ہے۔اگر تم آج نہ آئی
تو میں سمجھ جاؤں گا کہ ہمارے رشتے کی تمہارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

میسج آریان کی جانب سے آیا تھا۔عالیہ نے میسج پڑھ کر سر پکڑ لیا۔اس کے باہر آنے جانے پر اب مکمل طور پر پابندی تھی۔نوال اسے کسی صورت نہیں جانے دیں گی لیکن آریان سے ملنا بھی ضروری تھا۔اس اب کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔

****

آج حسن صاحب کے گھر کو اچھے سے چمکایا گیا تھا۔کچن سے آتی کھانوں کی خوشبوؤں نے سارے گھر کو مہکایا ہوا تھا۔ان سب انتظامات کی وجہ زینب کے لیے رشتے والوں کا آنا تھا۔یہ رشتہ احمد کی پھپھو کے ذریعے آیا تھا۔ان سب سے بے نیاز زینب اپنے کمرے میں اداس بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے سفید اور گلابی رنگ کی شلوار قمیض زیب تن کی ہوئی۔بال اچھے سے چوٹی میں بندھے ہوئے تھے۔اس کا دل ایک عجیب طرح سے اداس تھا۔اسے خود اپنی اداسی کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

شاید یہ اداسی اس اچانک آجانے والے رشتے پر تھی یا پھر یہ اداسی کسی اپنے کے ساتھ نہ ہونے کی تھی یا پھر یہ اداسی اس گھر سے لگاؤ کی وجہ سے تھی کیونکہ اس نے یہاں اپنا بچپن گزارا تھا یا پھر شاید شاید۔۔

اس کی چلتی سوچوں پر بریک نوال نے لگایا۔

"زینب تم تیار ہو گئی۔۔۔" نوال بولتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی لیکن زینب کو دیکھ کر اس کی زبان یکدم رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ سے تم پیاری لگ رہی ہو۔" نوال کو زینب واقعی میں پیاری لگ رہی تھی۔

"چلو امی نے بلایا ہے وہ کہہ رہی ہیں کہ چائے تم بناؤ گی۔"

یہ سن کر زینب کھڑی ہو گئی اور نوال کے پیچھے چل دی۔

ابھی اس نے چائے بنانے کے لیے پتیلی کو چولہے پر رکھا تھا کہ اچانک گیٹ کھٹکھٹانے کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ یکدم چوکنا ہو گئے۔ مریم اپنا ڈوپٹہ سر پر اچھے سے سیٹ کرتے ہوئے گیٹ کھولنے کے لیے بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد اسے برآمدے میں سے لوگوں کی آہٹیں اور زنانہ آوازیں سنائی دینے لگی۔ اب مریم سب کو اندر لے کر جا رہی تھیں۔ آوازوں سے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ زیادہ لوگ آئے ہیں۔

قدموں کی آہٹ اندر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی جب چائے تیار ہو گئی تو اس نے چائے پتیلی سے کپ میں ڈال دی اور ڈوپٹہ صحیح سے سر پر اوڑھ لیا۔

دوسری طرف نوال بھی مریم کے کہنے پر اسے کچن سے لینے آ گئی تھی۔ زینب نے چائے کی ٹرے کو تھام لیا اور آگے بڑھ گئی۔ نوال اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہاں پر بہت سی عورتیں بیٹھیں ہوئیں تھیں۔ان کے ساتھ تین چار بچے بھی تھے۔

جیسے ہی زینب نے چائے میز پر رکھی مریم آگے کو ہوئی اور میز کی دوسری طرف صوفے پر بیٹھیں عورتوں سے زینب کا تعارف کروایا۔

"یہ زینب ہے۔"

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!"زینب نے دھیمے لہجے میں سب کو سلام کیا۔

"ماشاءاللہ سے بہت پیاری بچی ہے۔"عورتوں میں سے ایک نے اس پر تبصرہ کیا۔

"جی بس اللہ اس کے نصیب بھی اچھے کریں۔" مریم کی بات پر سب نے آمین کہا۔ زینب ابھی تک میز کی دوسری طرف کھڑی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔

"ارے بیٹا تم وہاں کیوں کھڑی ہو۔ آؤ یہاں میرے پاس بیٹھو۔" ایک فربہ عورت نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کی دعوت دی۔ زینب خاموشی سے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ سے آپ کی بیٹی بہت خوبصورت ہے۔ میرے بیٹے عمر اور آپ کی بیٹی کی جوڑی خوب جچے گی۔"

"اگر تمہیں لڑکی اچھی لگ گئی ہے نگینہ تو نیک کام میں دیری کیوں کر رہی ہو۔بسم اللہ کرو۔"یہ آواز احمد کی پھپھو کی تھی وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ شامل تھیں۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔تو مریم بہن ہمیں اجازت ہے؟"اس فربہہ عورت نے مریم چچی سے اجازت مانگی۔

"ارے جی جی نگینہ بہن! آپ کی اپنی بیٹی ہے۔"

www.novelsclubb.com

یہ سن کر نگینہ آنٹی نے اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی نکالی اور زینب کی انگلی میں ڈال دی۔ زینب دنیا جہاں کی حیرت سموئے ان لوگوں کی کارستانی دیکھ رہی تھی۔ اسے تو لگ رہا تھا یہ لوگ اس کا رشتہ مانگنے آئے ہیں مگر اس کی تو یہاں منگنی ہو گئی تھی۔

منگنی کی انگوٹھی زینب کے ہاتھ میں جاتے ہی زینب کو لگا کہ دل میں کوئی پھانس چبھا ہے۔ دوسری طرف اس کے ساتھ بیٹھی نگینہ آنٹی اس کی بلائیں اتار رہی تھی۔

"اللہ تمہیں میرے بیٹے کے ساتھ خوش رکھے، سدا سہاگن رہو۔" وہ اسی طرح کی نجانے کون کون سی دعائیں دیے جا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ام ہانی کمرے میں داخل ہوئی اور میٹھائی سے بھری پلیٹ سب کو سرو کرنے لگی۔ نگینہ آنٹی نے میٹھائی پکڑی اور زینب کے منہ میں ڈال دی۔ زینب نے میٹھائی بمشکل چبا کر حلق سے اتاری۔

"میری بہو اب بس آپ لوگوں کے پاس ایک ڈیڑھ دو مہینے کی امانت ہے۔ میں اسے بہت جلد لے جاؤں گی۔" ایک اور بم زینب پر پھوڑا گیا۔ اتنی جلدی شادی ہونے کا مطلب کیا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی۔ اسے اپنے خوابوں سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ اسے تو ابھی زندگی میں بہت کچھ کرنا تھا۔ اسے تو ابھی اپنے بھائی کو خود سے راضی بھی کرنا تھا۔ یہ سب اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔ اس نے ادھر ادھر مدد طلب نگاہوں سے دیکھا لیکن ابھی سب زینب کی خوشی میں خوش تھے لیکن زینب اپنی خوشی میں خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔ ایک بے بسی سی بے بسی زینب کو خود میں محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات کو جب یہ بات گھر کے مردوں کو بتائی گئی تو زینب کی نظروں نے اشفاق کے چہرے کے تاثرات کو ٹٹولا مگر ان کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے ان کی بہن کی نہیں بلکہ کسی اور شخص کی شادی کی بات بتائی جا رہی ہو۔البتہ حسن صاحب بہت خوش دکھائی دیں رہے تھے۔انہوں نے زینب کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا اور خوب دعائیں دی۔

زینب کو پتہ چل گیا کہ اب اس گھر میں اس کے دن پورے ہو چکے تھے۔جانے اس کی زندگی میں آگے کیا لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

شام کا وقت تھا۔اشفاق کے گھر میں اس وقت ان کے قریبی رشتہ دار نوال کو بیٹی کی شادی کی مبارکباد دینے کے لیے آ رہے تھے۔پورا گھر ابھی میز بانی میں مشغول تھا۔ عالیہ کو یہ وقت ایک گولڈن چانس لگا۔اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں کچھ پیسے ڈالے اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترنے لگ گئی۔عالیہ سیڑھیوں کے آخری زینے پر رک گئی اور اپنی نظریں اطراف میں دوڑائی۔

ڈرائنگ روم سے اٹھتا بچوں اور بڑوں کا شور پورے گھر میں گونج رہا تھا۔عالیہ نے جب دیکھا کہ آس پاس کوئی نہیں ہے تو بجلی کی سی تیزی سے گھر کے باہر نکل گئی۔ گھر سے باہر نکلنے کے بعد اس نے مین گیٹ کی طرف چھپکے سے دیکھا تو وہاں پر بھی کوئی نہیں تھا۔شاید چوکیدار کو اماں نے کوئی سامان لینے بھجوایا ہو گا۔عالیہ نے مین

گیٹ بھی عبور کر لیا۔وہ تیز تیز قدم چلنے لگی۔راستے میں اس نے ایک کیب لی اور اس میں بیٹھ گئی۔

وہ اپنی کار میں اس لیے نہیں گئی کیونکہ کار کے شور سے ہو سکتا تھا کسی کو معلوم ہو جاتا کہ عالیہ باہر جا رہی ہے اور وہ آریان سے مل لینے سے پہلے کسی کو بتانا نہیں چاہتی تھی کہ وہ گھر سے باہر جا رہی ہے۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے اور آریان کی ملاقات گاہ یعنی ریستوران پہنچ گئی۔عالیہ متلاشی نگاہوں سے آریان کو ڈھونڈنے لگی۔اسے آریان ایک کونے والی میز پر بیٹھا ملا۔ عالیہ نے خاموشی سے آریان کے سامنے رکھی کرسی کو کھینچا اور اس پر بیٹھ گئی۔

آریان نے عالیہ کی آمد کو محسوس کر لیا تھا مگر اس نے اپنا سر اوپر نہیں اٹھایا۔وہ بے مقصد میز کو تکتا رہا۔عالیہ کی نظریں جب آریان کے چہرے پر گئی تو وہ حیران ہوئی۔آریان کی حالت ایک دم بکھری ہوئی تھی۔ڈھیلی ٹائی، بکھرے ہوئے بال اور ویران آنکھیں۔

"تم نے اپنا کیا حال بنالیا ہے؟"عالیہ کوشش کے باوجود خود کو کہنے سے روک نہ پائی۔

"عالیہ میری ماما تمہارے لیے نہیں مان رہی ہیں اور تم ہو کہ مجھے ہی غلط سمجھ رہی ہو۔تم مجھے بتاؤ میں کیا کروں؟میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں اور انہیں ناراض بھی نہیں کر سکتا ہوں۔یار تم مجھے سمجھاؤ میں کیا کروں؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آریان کے لہجے میں الگ ہی بے بسی تھی۔اس نے شاید عالیہ کا سوال سنا ہی نہیں تھا۔عالیہ کا دل پسیج گیا۔اس نے آریان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا لیکن آج آریان بہت ٹوٹا ہوا تھا۔

"میں۔۔۔میں انہیں مناؤں گا۔تمہاری شادی میں بس تین دن رہ گئے ہے نا۔میں تب تک انہیں منانے کی پوری کوشش کروں گا لیکن پلیز تم مجھ سے یوں لاتعلق نہ ہو۔"

www.novelsclubb.com

"اگر وہ نہ مانی تو؟"عالیہ نے اپنا خدشہ پیش کیا۔

"تو پھر میرے پاس کوئی راستہ نہیں بچے گا سوائے اس کے کہ میں تم سے ان کی ناراضگی کے باوجود نکاح کر لوں۔" اس دفعہ آریان کچھ سرد لہجے میں بولا۔

"میں تم سے نکاح اس دن کروں گا جس دن تمہاری بارات کا فنکشن ہو گا اور پھر تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا۔ ماما بھلے مجھ سے لاکھ ناراض ہو لیکن وہ کسی نا کسی طرح راضی ہو جائیں گی۔"

آریان نے جیسے سب کچھ سوچ لیا تھا۔ پھر اس نے عالیہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا اور اس کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے؟"

"ہاں مجھے تم پر بھروسہ ہے۔" عالیہ نے لمحوں کی دیر بھی نہیں لگائی جواب دینے میں۔

"تمہیں مجھ پر کتنا بھروسہ ہے؟" آریان نے دوبارہ سوال کیا۔

"میں یہ نہیں بتا سکتی ہوں کہ مجھے تم پر کتنا بھروسہ ہے لیکن یہ ضرور جانتی ہوں کہ اگر ایک طرف میں دنیا پر راج کر سکتی ہوں اور دوسری طرف تمہاری غلامی کرنی ہو تو میں تمہاری غلامی قبول کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ کی بات سن کر آریان مسکرایا۔وہ بھی مسکرادی لیکن ریستوران کی بھوری دیواریں نہ مسکرا سکی۔آخر ایسا کیا تھا جو یہ دیواریں جانتی تھی لیکن بتا نہیں پارہی تھی بلکہ ایک تجسس ماحول میں بنائے ہوئے تھیں۔اب جانے کیوں یہ تجسس برداشت نہیں ہورہا تھا۔

****

جب عالیہ اور آریان بات کرنے کے بعد ریستوران سے باہر نکلے تو عالیہ کی نظر کچھ دور کھڑے شایان پر پڑی۔شایان بھی اسے دیکھ چکا تھا اور وہ اسی کی طرف آرہا تھا۔
عالیہ شایان کو دیکھ کر خوفزدہ ہوگئی۔

"شایان!" عالیہ کے منہ سے بس یہ لفظ نکل پایا۔

"کیا؟!" آریان نے اس کی طرف ناسمجھی سے دیکھا اور عالیہ کی نظروں کا تعاقب کرنے کی کوشش کی۔

"شایان ادھر ہی ہے اور ہماری طرف ہی آرہا ہے۔ پلیز تم ابھی یہاں سے چلے جاؤ میں نہیں چاہتی کوئی مسئلہ پیدا ہو۔ پلیز!"

www.novelsclubb.com

آریان کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ جانا نہیں چاہتا ہے لیکن پھر بھی وہ عالیہ کے کہنے پر چلا گیا۔ شایان تب تک عالیہ کے پاس پہنچ چکا تھا۔ شایان نے عالیہ کو آریان کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔

"یہ کون تھا عالیہ؟" اس نے عالیہ سے پوچھا۔ عالیہ کی دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی لیکن اس نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھے۔

"کیوں آپ کو اب یہ لگ رہا ہے کہ میرا اور اس کا کوئی افئیر ہے۔"

عالیہ نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے شایان سے سوال کیا۔ شایان اس کے اتنے کھلے انداز میں پوچھنے پر کچھ گڑبڑا گیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نے تو بس یونہی پوچھ رہا تھا" شایان کی بات کا عالیہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ شایان کو وہی چھوڑ کر وہ خاموشی سے آگے کی طرف چل دی اور کسی ٹیکسی کا انتظار کرنے لگی۔

"تم کار لے کر نہیں آئی ہو؟" شایان نے جب عالیہ کو یوں کھڑا دیکھا تو اس سے پوچھا۔

"نہیں !" عالیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ چلو۔ میں گھر ہی جا رہا ہوں راستے میں تمہیں بھی تمہارے گھر چھوڑ دوں گا۔"

"نہیں آپ کو زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔میں خود چلی جاؤں گی۔"

عالیہ نے اس کی پیشکش فوراً رد کر دی۔

"ضد نہ کرو اور میرے ساتھ چلو۔میں تمہیں یہاں پر کسی ٹیکسی ڈرائیور کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑوں گا۔تم اچھے سے جانتی ہو ملک کے اس وقت کیا حالات چل رہے ہیں۔"شایان کا لہجہ دوٹوک تھا۔عالیہ کو پتہ چل گیا کہ شایان اب اسے لے کر ہی یہاں سے جائے گا۔اس لیے یہاں کھڑا ہونا اب وقت ضائع کرنے والی بات تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے۔" عالیہ نے آہستگی سے کہا۔ شایان آگے بڑھ گیا اور روڈ کراس کر کے اپنی گاڑی تک پہنچ گیا۔ عالیہ نے بھی اس کی تقلید کی۔

گاڑی میں بیٹھنے سے پورے سفر تک دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی۔ شایان خاموشی سے اپنی گاڑی چلاتا رہا اور عالیہ ونڈو سے باہر دیکھتی رہی۔

جیسے ہی اشفاق کا گھر آیا۔ عالیہ نے اپنا ہینڈ بیگ تھاما اور جانے کے لیے اٹھ گئی۔ جانے عالیہ کے ذہن میں ایسا کون سا خیال آیا کہ اس نے شایان سے ایک سوال پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ وہاں کیا کر رہے تھے ؟" عالیہ نے سوال کر تو لیا تھا لیکن پھر پچھتائی اگر اب شایان نے اس سے یہی سوال پوچھ لیا تو وہ کیا جواب دیں گی۔

"ریستوران کے ساتھ جو کپڑوں کی دکان تھی میں وہاں پر آیا تھا۔ نمرہ نے اپنا آرڈر کیا ہوا ڈوپٹہ وہاں سے اٹھوانا تھا مگر وہ ڈوپٹہ ابھی تک تیار نہیں ہوا ہے۔"

شایان کی بات سن کر عالیہ نے بس "اچھا" کہا اور گاڑی میں سے اتر گئی۔ شایان عالیہ کو اس کی منزل پر اتار کر اب اپنی منزل پہنچنے کا سفر طے کرنے لگا۔ شایان نے بے اختیار سوچا کہ اب بس تین دن رہ گئے تھے پھر ان کا راستہ اور منزل دونوں ایک ہو جائے گی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری طرف عالیہ گھر میں داخل ہوئی تو چوکیدار اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا مگر وہ غنودگی کی حالت میں تھا۔عالیہ شور مچائے بغیر گھر میں داخل ہو گئی۔گھر میں بھی راستہ صاف تھا۔گھر میں ہر طرف اس وقت خاموشی تھی شاہد مہمان گھر چلے گئے تھے۔وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔سیڑھیاں چڑھ کر وہ اپنے کمرے تک آئی۔اس نے ابھی اپنے کمرے کے دروازے کے ہینڈل کو پکڑا ہی تھا کہ اچانک اسے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی۔

"کہاں گئی تھی آپ؟"عالیہ کو ایک پل کے لیے یہ آواز موت کے فرشتے کی معلوم ہوئی۔وہ کرنٹ کھا کر پیچھے مڑی۔اس نے دیکھا کہ اس کے پیچھے موت کا فرشتہ نہیں بلکہ جائی یا نہ کھڑی تھی جو آنکھیں سکیڑ کر اس پوچھ رہی تھی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے،جاؤ یہاں سے!"

"اچھا، ٹھیک ہے۔اماں !" جائی یانہ نے اتنی زور سے اماں کہا کہ عالیہ فوراً اس کے پاس گئی اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"اممم !امم !"

جائی یانہ نے آواز نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کا منہ عالیہ نے سختی سے بند کیا ہوا تھا۔عالیہ اسے ایسے ہی پکڑ کر اپنے کمرے میں لے کر آ گئی اور دروازہ بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد جائی یانہ کے منہ پر سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کیا حرکت ہے؟ مجھے اغواء کیوں کیا ہے؟" جائی یانہ کی بات سن کر عالیہ نے اسے سختی سے گھورا۔

"بکواس بند کرو اپنی اور خبردار اماں کو کوئی بات بھی بتائی ورنہ تمہارا اس دنیا میں آخری دن ہوگا!" عالیہ کی تنبیہہ سن کر جائی یانہ کے کان پر جوں بھی نہ رینگی۔

"اچھی بات ہے میں اماں کو بتا دیتی ہوں دونوں بہنیں ساتھ دنیا سے جانے کی ٹکٹیں کٹوائے گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ یہ کہہ کر دروازے کی جانب لپکی تھی کہ عالیہ نے اسے پکڑ کر دور کیا۔

"تم میرے ہاتھوں کیوں ضائع ہونا چاہتی ہو جائی یا نہ ؟"

"اچھا چلیں ہم دونوں ایک ڈیل کر لیتے ہیں یوں نہ میں ضائع ہو نگی اور نہ آپ کو اماں سے ڈانٹ پڑے گی۔"

"کیسی ڈیل ؟"عالیہ کی بھنویں سکڑ گئی۔

"مجھے دو کتابیں خریدنی ہے اگر آپ مجھے پیسے دے دیں گی تو میں فوراً وہ کتابیں خرید لاؤں گی۔"

"کتنے چاہیے ؟"عالیہ نے فوراً پوچھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دو ہزار روپے۔" جائی یانہ کی بات سن کر عالیہ کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا!!"

"دیکھیں بات بھی تو اتنی بڑی ہے۔پہلے آپ اماں سے بغیر پوچھے گھر سے باہر چلی گئی اور ابھی آپ کو شایان بھائی چھوڑ کر گئے ہیں۔سوچیں اگر۔۔۔۔۔" عالیہ نے جائی یانہ کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

"تم میری جاسوسی کر رہی تھی؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بلکل نہیں!" جائی یانہ نے سر نفی میں ہلایا۔ "میں آپ کی جاسوسی کیوں کروں گی وہ تو بس میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے آپ کو شایان بھائی کی گاڑی سے اترتا ہوا دیکھ لیا۔"

"ہمم!" عالیہ نے ہنکارا ابھرا۔ "دیکھو جائی یانہ میرے پاس ابھی ہزار روپے ہیں ابھی انہی سے گزارا کر لو۔"

جائی یانہ عالیہ بات سن کر سوچ میں پڑ گئی پھر کچھ دیر بعد اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں ٹھیک ہے ابھی کے لیے یہی کافی ہے۔آپ بھی سوچیں گی کس سختی سے پالا پڑا ہے۔" عالیہ نے پرس سے ہزار کا نوٹ نکال کر جائی یانہ کو تھما دیا۔ساتھ میں تاکید بھی کر دی۔

"یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے۔"

جائی یانہ نے اپنے لبوں پر انگلی پھیر کر گویا زپ لگا دی۔

www.novelsclubb.com

"اب چلو میرے کمرے سے باہر نکل جاؤ۔" عالیہ کی بات سننے سے پہلے ہی جائی یانہ باہر جا رہی تھی۔ہزار کا نوٹ تھامے اس کے ذہن میں یہی خیال تھا کہ وہ ان پیسوں سے کونسی کتاب خریدے گی۔

جیسے ہی جائی یانہ کمرے سے نکلی عالیہ نے سکھ کا سانس لیا۔

****

زینب اب بالکل بھی کالج نہیں جا رہی تھی۔مریم اور حسن اب اسے کالج نہیں جانے دیتے تھے۔زینب نے حسن اور مریم کو منانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر وہ دونوں نہیں مانے۔ان دونوں کا کہنا تھا کہ اس کی شادی ہونے والی ہے اس لیے اب اسے گھر سے باہر نہیں جانا چاہیے بلکہ اب گھر میں رہ کر گھرداری میں ہاتھ بٹانا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب ابھی چھت پر کپڑے سکھا رہی تھی اچانک اسے اپنے پیچھے کوئی محسوس ہوا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک پل کے لیے زینب کی ڈھڑکنیں تھم گئی۔

اس کے پیچھے وہی لڑکا کھڑا تھا جو اکثر زینب کا پیچھا کیا کرتا تھا۔ لڑکے نے گہرے بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس کے گریبان کے بٹن اس وقت کھلے تھے۔ گردن میں سلور رنگ کی چین واضح دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے زینب کی کلائی پکڑی اور اسے پیچھے کرتے ہوئے دیوار پر لگا دیا۔ زینب کے لیے یہ سب کچھ اتنا جلدی تھا کہ وہ چند پل کے لیے وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے علاوہ کسی اور کے ہونے کا سوچ کیسے سکتی ہو؟" لڑکے نے غصے سے بولا۔ "میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں، پاگلوں کی طرح تمہارے پیچھے پڑا ہوا ہوں اور تم ہو کہ میری طرف دیکھتی ہی نہیں ہو۔"

زینب کو اپنے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی۔

"می۔۔میں نہی۔۔جانتی کہ تم۔۔کس بارے۔۔میں ببات کرر ہے۔۔۔ہو۔"
زینب نے بات کرنے کی کوشش کی۔

"تم نہیں جانتی ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں!"لڑکے نے اپنا دوسرا ہاتھ دیوار پر زور سے مارا۔"میں اس بارے میں بات کر رہا ہوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، شادی کرنا چاہتا ہوں اور تم! تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو۔میں نے اپنے محبت کے پیغامات تمہاری کزن کے ذریعے تم تک بھجوائے مگر تم نے انہیں بھی پھاڑ دیا۔"

"کونسے پیغامات؟ کونسی کزن؟" زینب نے حیرت سے پوچھا۔

"اوہ پلیز اب یہ نہ کہنا کہ تم کچھ جانتی نہیں ہو۔ تمہاری کزن ام ہانی کو میں نے خود سارے پیغامات دیے تھے اور اس نے تمہیں دے بھی دیے تھے۔"

زینب نے جیسے ہی ام ہانی کا نام سنا اسے سب سمجھ آ گئی۔ اسے پتہ چل گیا کہ یہ مصیبت جو اس کے پیچھے پڑی ہے، یہ ام ہانی کی لائی ہوئی ہے۔ آخر اس نے ام ہانی کا بگاڑا کیا تھا جو وہ اس کی مشکل زندگی کو مزید مشکل بنا رہی تھی۔

"دیکھو نہ میں تمہیں جانتی ہوں اور نہ تمہارا کوئی پیغام مجھ تک موصول ہوا ہے۔ بہتر ہو گا کہ تم میرا پیچھا چھوڑ دو اور جا کر اس سے بات کرو جس نے تمہیں میرے پیچھے لگایا ہے۔" زینب نے کچھ ہمت دکھائی اور اپنی کلائی چھڑوا کر لڑکے کو کچھ پیچھے کیا لیکن اس لڑکے نے دوبارہ اس کی کلائی تھام لی۔

"کیا کہا تم نے؟" لڑکے نے ابھی یہ بات بولی ہی تھی کہ ایک دم سے چھت پر ایک مردانہ آواز گونجی۔ زینب اور اس لڑکے نے آواز سن کر اپنی گردن گھمائی تو دونوں کے چہرے تاریک پڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

****

اگلا دن اشفاق کے گھر میں انتہائی مصروف گزرا کیونکہ ام ہانی سالوں بعد پاکستان اپنی بہن کے گھر آرہی تھیں۔ صبح کے گیارہ بجے جیسے ہی ام ہانی اور عیسیٰ کی گاڑی اشفاق صاحب کے گھر کے پورچ میں رکی تو سارا خاندان گھر سے باہر نکل کر ان کے استقبال کے لیے پورچ میں جمع ہو گیا۔ گاڑی کی بیک سیٹ سے سب سے پہلے عیسیٰ نکلا۔ عیسیٰ نے سفید رنگ کی ٹی شرٹ پر نیلی جینز پہنی ہوئی تھی۔ وہ گاڑی کی دوسری طرف مڑا اور بیک سائیڈ سیٹ کا دوسرا دروازہ کھل گیا۔ گاڑی کے دروازے سے سب سے پہلے کالے رنگ کی سینڈل نکلی۔ اس کے بعد پورا سراپا اشفاق کے خاندان کے سامنے پیش ہوا۔ ان کے سامنے ام ہانی کھڑی تھیں۔ ام ہانی سلیولیس پیلی قمیض پر لال شلوار پہنے ہوئے تھی۔ ان کے بال اسٹیپس کی صورت میں کٹے ہوئے تھے اور سر پر کالا چشمہ لگا ہوا تھا۔ ہاتھوں میں براؤن کلر کا ہینڈ بیگ ٹکا ہوا تھا۔ ام ہانی ابھی تک اسمارٹ تھی اور انہوں نے اپنا فگر ابھی تک قائم تھا اور چہرہ جواں تھا۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی کو دیکھ کر صاف معلوم ہو رہا تھا کہ انہوں نے باہر کی تہذیب کا خاصا اثر لیا ہے۔ نوال اور اشفاق کو ان کا لباس بہت نامناسب لگا تھا مگر انہوں نے کچھ کہا نہیں کیونکہ اتنے سالوں بعد آئے مہمان کو ٹوکنا اخلاقی طور پر غیر مناسب تھا۔

وہ قدم قدم چلتی نوال کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ دونوں بہنوں کے نقش و نگار ایک دوسرے سے خاصے ملتے تھے۔ دونوں بہنوں کو ایک لمحے کے لیے دیکھا اور پھر دونوں گلے لگ گئیں۔ دونوں کو ایک دوسرے کے جسم سے نکلتی ایک عجیب حدت محسوس ہو رہی تھی۔ کچھ دیر بعد ام ہانی نوال سے الگ ہو گئی اور اشفاق سے سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!" ام ہانی کی بات سن کر اشفاق نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

"وعلیکم السلام! نوال آپ ام ہانی کی اچھے سے میز بانی کیجیے گا میں لنچ تک آجاؤں گا۔" اشفاق یہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے۔اس کے بعد ام ہانی عالیہ اور عزاہ سے ملنے لگی۔ان دونوں سے ملنے کے بعد وہ جائی یانہ کی طرف بڑھی اور اس کے گلے لگ گئیں۔

"لڑکی! میں نے تمہارے متعلق بہت سنا ہے۔کیسی طبیعت ہے جناب کی؟" ام ہانی کا لہجہ ایسا تھا جیسے بہت جائی یانہ اور ان کی بہت پرانی یاری تھی جبکہ جائی یانہ حیرت کے مارے غش کھا رہی تھی۔اس نے باشعور ہونے کے بعد پہلی دفعہ براہِ راست ام ہانی سے آج ملاقات کی تھی۔اس سے پہلے اگر ان دونوں کے درمیان رابطہ بس فون کے ذریعے ہوتا تھا اور وہ بھی رسمی سا۔

ام ہانی نے جائی یانہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دیا اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔جائی یانہ کو جانے کیوں یہ دوستانہ انداز ٹھٹھکا رہا تھا۔

****

کچھ لمحات بعد اگر اشفاق کے گھر کے اندر آؤ تو سب لوگ لاؤنج میں محفل جمائے بیٹھے تھے۔عزاہ کے علاوہ پورا گھر لاؤنج میں ہی موجود تھا۔ان سب کو چھوڑ کر عزاہ لنچ کی تیاریوں میں مصروف تھی۔جائی یانہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی طرح عزاہ کی مدد کروانے کے بہانے یہاں سے کھڑی ہو جائے مگر ام ہانی اسے کچھ بھی کہنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔وہ دونوں تھری سیٹر صوفے میں بیٹھیں تھیں۔

ام ہانی جائی یانہ سے ذاتی نوعیت کے سوالات پوچھ رہی تھی اور جائی یانہ کے جوابات دینے پر وہ اپنے تبصرے پیش کر رہی تھی۔ جائی یانہ کو ام ہانی کے تبصرے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے تھے۔

"تم کیا پڑھ رہی ہو جائی یانہ ؟" ام ہانی اب پڑھائی کے موضوع کی جانب بڑھی تھی۔

"بی بی اے !" جائی یانہ کا جواب سن کر ام ہانی بولی۔

www.novelsclubb.com

"بی بی اے ! بی بی اے پڑھنے کا کیا فائدہ ؟ کیا لڑکیاں آفس اور کاروباری کاموں میں حصہ لیتی اچھی لگتی ہیں۔ لڑکیاں تو گھر داری کرتی ہی اچھی لگتی ہیں اور اگر پھر بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پڑھائی کا شوق ہو تو ڈاکٹر بن جائیں۔ایسی مردانہ فیلڈز میں خود کو تھکانے کا کیا فائدہ؟"ام ہانی کی باتوں سے اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ اپنی زندگی کا طویل عرصہ امریکہ میں گزار کر آئی ہے۔بی بی اے پر اپنی طنزیہ رائے پیش کرنے کے بعد ام ہانی جائی یانہ کی ظاہری صورت پر آئی۔

"کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے اپنا جائی یانہ؟ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا ہے کہ تم اس زمانے کی لڑکی ہو۔بندے خود کو تھوڑا سا گروم تو کرتا ہے۔اب تو یوٹیوب میں ویڈیوز بڑھی ہوئی ہیں لڑکیوں کی ڈریسنگ سینس ٹھیک کرنے کے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"میں خود تھک گئی ہوں اس کو سمجھاتے سمجھاتے مگر مجال ہے کہ یہ لڑکی میری کوئی بات سن لے"نوال بھی ام ہانی کے ساتھ شروع ہو گئی۔

"عالیہ کا فیشن سینس اتنا اچھا ہے۔ تم تھوڑا سا عالیہ سے ہی سیکھ لو۔اوپر سے تمہاری رنگت بھی بہت سانولی ہے۔" جائی یانہ کو ایسا لگ رہا تھا کہ بیچ بازار میں اسے درے مارے جا رہے ہو۔اوپر سے کوئی بھی شخص اس کی طرف داری نہیں کر رہا تھا۔اس کی سگی ماں اسے ذلیل کرنے والوں کے ساتھ مل گئی تھی۔ماں باپ کو سمجھنا چاہیے بعض اوقات بھری محفل میں ان کے رشتہ دار بچوں کی بھلائی کے لیے نہیں بلکہ بچوں کو ذلیل کرنے کے لیے ان کی کمزوریوں کا تذکرہ چھیڑتے ہیں۔

"اتنی ساری اسکن کیئر پروڈکٹس مارکیٹ میں موجود ہیں۔تم اگر مجھ سے کہتی تو میں خود تمہارے لیے امریکہ سے اسکن کیئر پروڈکٹ لاتی۔" جائی یانہ نے جب اپنے سامنے سنگل صوفے بیٹھے عیسیٰ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ دیکھی تو اس

www.novelsclubb.com

کی بس ہو گئی۔وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک لاؤنج میں داخل ہوتے شخص نے جائی یانہ کی حمایت لی

"ان سب چیزوں کو ضرورت تمہیں ہو گی ام ہانی۔ہماری بچی کو ایسی چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ماشاءاللہ سے اس کا چہرہ ہی اتنا پیارا ہے کہ دیکھنے والے کو بس ایک نظر میں بھا جاتا ہے۔"

جائی یانہ کا چہرہ کھل گیا۔اس کی حمایت کسی اور نے نہیں بلکہ اس کی پھپھو زینب نے لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئیندہ کے بعد ایسی بات کرتے ہوئے احتیاط کرنا ایسا نہ ہو کہ تمہیں خود ہی منہ کی کھانی پڑے۔" زینب نے نرم لہجے میں ام ہانی کو باآور کروایا۔

ام ہانی کی مسکراہٹ لمحے بھر کے لیے تھم گئی دوسری طرف نوال زینب کو دیکھ کر اس کے استقبال میں کھڑی ہو گئی اور ان کے گلے لگ گئی۔

"زینب خیرت ہے کیسے آنا ہوا؟" نوال نے ان سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی نمرہ نے مجھے بتایا تھا کہ آج ام ہانی آئے گی۔ تو سوچا کیوں نہ آج ہی اس سے ملنے آجاؤں۔"

زینب بات کرتے کرتے اسی تھری سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی جس پر جائی یا نہ اور ام ہانی بیٹھے تھے۔

"اور سناؤ ام ہانی کیا حال ہے؟"

"میں تو ٹھیک ہوں۔ تم اپنی سناؤ فوٹو گرافر صاحبہ؟ اتنے سالوں بعد میری یاد کیسے آئی۔ میں تو سمجھتی تھی کہ تم مجھے بالکل بھول گئی ہو۔" ام ہانی نے اپنا لہجہ نارمل بنا کر طنز کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"تم صحیح کہہ رہی ہو۔زندگی میں اتنے ضروری کام ہیں کہ غیر ضروری لوگوں کی یاد ہی نہیں آتی لیکن اب میں آگئی ہوں تو تمہارے شکوے دور کر کے ہی جاؤں گی۔"

عیسیٰ نے حیرت سے زینب کو دیکھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی اس کی ماں کو منہ توڑ جوابات دیں سکتا ہے۔نوال نے ان دونوں کی گفتگو کو غلط سمت جاتے دیکھا تو بات بدلنے کی کوشش کی۔

"تم لوگ کیا فضول باتیں لیں کر بیٹھ گئیں ہو۔ان باتوں کو چھوڑو۔ام ہانی میں سوچ رہی تھی کہ عالیہ اور شایان کی شادی تو ہو ہی رہی ہے۔تو کیوں نا تم ایسا کرو کہ عیسیٰ کے لیے بھی کوئی لڑکی پسند کر لو اور واپس جانے سے پہلے عیسیٰ کی منگنی کر دو۔"

"جی باجی آپ صحیح کہہ رہی ہے۔میں بھی یہی سوچ رہی تھی مگر مجھے عیسیٰ کی ہم جوڑ لڑکی کو ڈھونڈنے میں خاصی دقت پیش آئے گی۔گھر کی لڑکیاں تو اس کی عمر سے بڑی ہیں اور جو بچی ہوئی ہیں وہ میرے عیسیٰ کے لائق کہاں۔"اس دفعہ نوال کا چہرہ بھی فق ہو گیا۔وہ جانتی تھی کہ ام ہانی کا نشانہ کس پر تھا جبکہ زینب اس کی بات سن ہنس دی۔

"میں نے سنا تھا کہ امریکہ کے لوگ بڑے بلنٹ ہوتے ہیں۔آج دیکھ بھی لیا۔مجھے نہیں پتہ تھا ام ہانی کو امریکہ کا پانی اتنا راس آجائے گا کہ اپنے سگے بیٹے کو خود اپنے منہ سے ہماری لڑکیوں سے کم تر کہہ رہی ہے۔ویسے تمہارا بیٹا مجھے اتنا بھی کم تر نہیں لگا ہے کیوں جائی یانہ؟"آخر میں زینب نے جائی یانہ کی رائے مانگی۔

عیسیٰ نے بے اختیار پہلو بدلا۔اس کا چہرہ خفت سے لال ہو گیا تھا۔دوسری طرف ام ہانی کی بھی بس ہو گئی تھی۔ابھی وہ زینب کو کھڑی کھڑی سنانے والی تھی کہ اشفاق صاحب گھر میں داخل ہو کر سیدھا لاؤنج میں آ گئے۔

"کس بارے میں بات کر رہے تھے آپ لوگ؟"اشفاق نے یہ بات ام ہانی اور نوال کو دیکھتے ہوئے پوچھی تھی،زینب کو انہوں نے ہمیشہ کی طرح نظر انداز کر دیا تھا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہو رہی تھی۔"نوال نے ان کے سوال کا ہلکے پھلکے لہجے میں جواب دیا۔اسی وقت عزاہ لاؤنج میں آئی۔اس کا ڈوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کھانا لگ گیا ہے اماں!" یہ سن کر سب لوگ ڈائننگ ہال میں جانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

کچھ لمحات بعد ڈائننگ ہال میں آؤ تو سب لوگ کھانا کھانے میں مشغول تھے۔ کھانے کے دوران اشفاق بار بار ام ہانی کو کھانے کے لیے ڈشیں پیش کر رہے تھے اور کھانا کھانے کی ترغیب بھی دے رہے تھے۔ان کا زینب کی جانب کوئی دھیان نہیں تھا۔ام ہانی اپنی کمینی گہری مسکراہٹ کے ساتھ زینب کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ اس گھر میں آج بھی اس کی قدر زینب سے زیادہ ہے۔

www.novelsclubb.com

زینب نے جب اس کی ان نظروں کو بار بار خود پر محسوس کیا تو بولی۔

"آہ آج تو مریم چچی کی بہت یاد آرہی ہے مجھے۔" اچانک نوال، اشفاق اور ام ہانی سمیت سب کا چہرہ سوگوار ہو گیا۔

"یاد ہے نوال جب جائی یانہ پیدا ہوئی تھی تو مریم چچی کس طرح اس کے نین نقش کو میری ماں سے ملا رہی تھی۔ مریم چچی کو تو ایسا لگ رہا تھا کہ جائی یانہ امی جان کے روپ میں دوبارہ ہماری زندگی میں آگئی ہے۔"

زینب کی بات سن کر اشفاق کے چہرے پر ایک سوگوار مسکراہٹ پھیل گئی۔ اشفاق نے دنیا میں بس دو عورتوں کو دل سے چاہا تھا۔ ایک اپنی ماں اور دوسری جائی یانہ۔

"جب ام ہانی تم ہماری جائی یانہ کو اس کے سانولے رنگ کی وجہ سے ٹوک رہی تھی تو مجھے بہت برا لگا۔ایسا لگا کہ تم میری امی جان کے نین نقش کا مزاق اڑا رہی ہو۔"

یہ بات سن کر ام ہانی کا چہرہ فق ہو گیا۔دوسری طرف اشفاق نے بھی ام ہانی کو گھورا۔

"میری بیٹی کا رنگ چاہے سانولا ہو یا کچھ بھی ہو۔کسی دوسرے کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

ام ہانی نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"اشفاق بھائی مجھے تو بس جائی یانہ کی فکر تھی،اس لیے کہہ دیا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آئیندہ خیال رکھنا۔" اشفاق نے دوٹوک انداز میں اسے تنبیہ دے دی۔ دوسری طرف جائی یا نہ اپنی رنگت کو موضوع بنتا دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھا رہی تھی۔

کھانا کھا لینے کے بعد زینب نے شایان کو کال کر دی کہ وہ انہیں لینے آجائے۔ آدھے گھنٹے بعد شایان کی گاڑی اشفاق کے پورچ میں موجود تھی۔ زینب شایان کی آمد کی اطلاع سن کر سب کو خدا حافظ کہتی گھر سے باہر نکلنے لگی۔ ایک دم انہیں کچھ یاد آیا۔ وہ رکی اور عالیہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ بیٹا تمہیں جوتی فٹ آگئی تھی نا جو تم نے نمرہ کے ساتھ خریدی تھی؟"

"جی مجھے اس جوتی کا نمبر بالکل فٹ تھا۔" عالیہ نے زینب کی بات کا جواب دیا۔

"ہمم چلو ٹھیک ہے تمہاری ویسے کی سینڈل بھی اسی نمبر کی لے آؤں گی۔" زینب نے سوچتے ہوئے کہا۔ "ویسے تمہاری دوست بہت مچل رہی تھی تم سے ملنے کے لیے۔"

عالیہ ان کی بات سن کر ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"تو آپ اسے لیں آتی!"

"روز تو دونوں بات کرتی ہو۔ آخر اتنی باتیں لے کیسے آتی ہو دونوں؟"

"دوستوں کے درمیان ہزاروں باتیں ہوتی ہیں جو وہ ایک دوسرے سے شئیر کرتے ہیں۔آپ بھی اپنے دور میں اپنی دوستوں کے ساتھ یوں ہی اٹیچ ہونگی۔"

عالیہ کی بات سن کر زینب کو سانپ سونگھ گیا۔

(تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا زینب!)

زینب کو یہ آواز بہت دور سے آتی محسوس ہوئی۔انہوں نے سر جھٹکا اور نوال کی جانب متوجہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بھابھی تو اب اجازت دے دیں۔" زینب، نوال اور ام ہانی بات کرتے ہوئے پورچ میں آ گئے۔

"تم کچھ دیر اور رک جاتی تو اچھا لگتا!" نوال کی بات پر زینب مسکرائی۔

"نہیں بھابھی آپ تو جانتی ہے شادی کا گھر ہے سو انتظام ہے جو مجھے سنبھالنے ہے۔ یہ تو آج میں خصوصی ام ہانی سے ملنے آ گئی۔" آخر میں انہوں نے ام ہانی کو دیکھا جس کے ہونٹ اس وقت غصے سے چپکے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہم چلو اسی بہانے تمہیں اپنے بھائی کے گھر آنے کا موقع تو ملا۔" ام ہانی کا طنز زینب نے اچھے سے محسوس کر لیا تھا لیکن اس وقت نظر انداز کر دیا۔

وہ آگے بڑھی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔شایان نے گاڑی گیٹ سے باہر نکال لی اور اپنے گھر کے راستے پر اسے دوڑا دیا۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کو توام ہانی آنٹی کچھ زیادہ اچھی نہیں لگتی تو آپ ان سے ملنے کیوں گئی؟"شایان نے نظریں سامنے سڑک پر ہی جمائی رکھی۔

"دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کے اندر کا شر ختم ہوا کہ نہیں۔"زینب نے بھی سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا پتہ چلا آپ کو؟"

www.novelsclubb.com

زینب سیٹ پر کچھ پیچھے کو ہوئیں اور آنکھیں موند لیں۔

"یہی کہ فطرت کبھی نہیں بدلتی ہے۔"

دوسری طرف ام ہانی پورچ میں کھڑی نوال پر غصے سے چلا رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا زینب کا منہ توڑ دے۔

"اس کی زبان دیکھی تھی آپ نے۔ کینچی جیسی زبان سنبھال نہیں سکتی ہے۔جو لڑکی کل تک ہمارے ٹکڑوں پر پلتی تھی آج وہ ہمارے ہی منہ پر آ رہی ہے۔پتہ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں کیا سوچ کر آپ نے عالیہ کی شادی اس منحوس کے بیٹے سے کروانے کا سوچا۔"

نوال نے جب ام ہانی کو اتنا ہائپر دیکھا تو اسے ریلیکس کروانے کی کوشش کی۔

"آرام سے بولو۔ تمہارے بھائی نے سن لیا تو کیا سوچیں گے؟"

"میں تو یونہی بولوں گی کوئی سنتا ہے تو سن لیں۔" یہ کہہ کر ام ہانی اندر چلی گئی۔
نوال نے ایک گہرا سانس بھرا اور اندر آ گئی۔ وہ جانتی تھی کہ جب تک ام ہانی یہاں پر ہے اس کا زینب کے ساتھ جھگڑا ضرور رہے گا۔

www.novelsclubb.com

****

"یہ سب کیا چل رہا ہے یہاں پر؟" اشفاق کی آواز سن کر جہاں زینب کو دھچکا لگا تھا وہی وہ لڑکا بھی حیران ہوا تھا۔

اشفاق برق رفتاری سے ان دونوں کے پاس آئے اور زینب کا ہاتھ اس لڑکے کے ہاتھ سے چھڑوایا۔

www.novelsclubb.com

"کمینے انسان! ہماری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی تیری ہمت کیسے ہوئی؟" اشفاق نے لڑکے کا گریبان پکڑ لیا تھا اور اسے پیچھے کی طرف دھکیلنے لگے۔

"میرا گریبان چھوڑ!" لڑکے نے اپنا گریبان چھڑوانا چاہا۔

"تو پہلے مجھے بتا تیری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر کی چھت پر یوں دندنانے کی؟"

اشفاق کی گرفت اس شخص کے گریبان پر اور مضبوط ہو گئی۔

"پسند کرتا ہوں تیری بہن کو اور اسے بتانے آیا ہوں کہ شادی کروں گا تو اسی سے کروں گا۔" لڑکے کی بات سن کر اشفاق مزید آگ بگولہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"تیری تو!" اشفاق نے اس کی ناک پر مکا مار دیا اور اسے ساتھ چھت کی دیوار کے پاس دھکا دے دیا۔

"تو ابھی یہاں سے نکل جا ورنہ تیرا میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔" اشفاق نے کہا۔ "اور یہ ہر گز نہ سمجھی کہ میں خاموش بیٹھ گیا ہوں۔ تیرا تو میں بندوبست کرتا ہوں۔"

لڑکا دیوار اچھلانگ کر چلا گیا دوسری طرف شور سن کر حسن صاحب اور ان کا پورا خاندان چھت پر جمع ہو گیا تھا۔ سب حیرت سے ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے سوائے ام ہانی کے۔ ام ہانی نے مسکراتے ہوئے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔

لڑکے کے جانے کے بعد اشفاق کا قہر زینب پر گرا۔ وہ زینب کے پاس گئے اور اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں بھینچ لیا۔ وہ زینب کو ایسے ہی پکڑے نیچے لے جانے لگے۔

"بھائی۔۔بھائی۔۔۔میں نے۔۔۔" زینب کی آوازیں بلند تھی۔اشفاق کا چہرہ شدتِ جذبات سے لال ہو رہا تھا۔ان کو اس قدر غصہ آرہا تھا کہ وہ زینب کو کچھ کہنا بھی نہیں چاہتے تھے۔

اشفاق نے زینب کو جھٹکے سے اس کے کمرے کے اندر پھینکا اور دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی۔زینب فوراً دروازے کے پاس لپکی اور کھٹکھٹانے لگی۔

"بھائی بھائی دروازہ کھولے! بھائی دروازہ کھولے!" وہ مسلسل کھٹکھٹاتے ہوئے بول رہی تھی۔اسے باہر سے اشفاق کی بات کرنے کی آواز آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چچی اس کے کمرے کا دروازہ کھلنا نہیں چاہیے۔اس کے سسرال والوں کو کہہ دیں کہ اس کو اسی ہفتے بیاہ کر لے جائیں۔ایسے گند کو اپنے گھر میں رکھنا میری توہین ہے۔"مریم نے کچھ نہیں کہا شاید وہ اس ساری صورتحال کو سمجھ چکی تھی۔کچھ دیر کی مزید لعنت وملامت سن لینے کے بعد زینب کو قدموں کی آہٹ اپنے کمرے سے دور جاتی سنائی دی۔اسے باہر سے اب کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی

زینب کے دروازہ پیٹتے ہاتھ رک گئے۔دروازہ اس کے شور مچانے سے نہیں کھلنا تھا الٹا اس کی بے بسی کا مذاق بن رہا تھا۔اس نے دروازے سے ٹیک لگالی اور آنکھیں موند لی۔اسے ام ہانی سے ایک عجیب سی نفرت اپنے دل میں پنپتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

****

رات کے وقت اگر اشفاق کے گھر میں آؤ تو کھانا تیار کر کے ڈائننگ ٹیبل پر لگایا جا رہا تھا۔سب لوگ اسی کام میں جتے ہوئے تھے۔جائی یانہ نے جیسے ہی سلاد ڈائننگ ٹیبل پر رکھا تو اسے نوال کی آواز آئی۔

"جاؤ جائی یانہ اپنی خالہ کو بلا آؤ"

"امی آپ ہی چلی جائے۔میرے سے تو پتہ نہیں خالہ کو اللہ واسطے کا بیر ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بری بات خالہ ہے وہ تمہاری، دشمن تھوڑی ہے۔ وہ تمہارے بھلے کے لیے ہی تمہیں سمجھا رہی تھیں۔ چلو شاباش خالہ کو بلانے جاؤ۔" نوال کی بات سن کر جائی یانہ کو ام ہانی کو بلانے جانا پڑا۔

جب وہ ام ہانی کے کمرے کے پاس پہنچی تو ام ہانی کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"میں نے تو لڑکی کو ذلیل کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔ اب عین وقت پر زینب اس کی حمایت لینے آگئی تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟" جائی یانہ فوراً سمجھ گئی کہ خالہ باتوں کا اشارہ اس کی طرف ہے۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کو کسی بھی طرح اسے سبق سکھانا ہو گا۔ اتنی بد تمیز بھانجی ہے آپ کی کہ بس! میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ۔۔۔" عیسیٰ کی آواز بھی کمرے کے باہر تک آئی۔ عیسیٰ کی بات کو ام ہانی نے کاٹا۔

"اچھا اب تم کچھ مت کرنا۔ میں ہوں نا! میں خود تمہاری بے عزتی کا بدلہ لوں گی۔" جائی یانہ کو اب سب سمجھ آگئی کہ صبح والی تذلیل کس خوشی میں کی گئی تھی۔

اس نے ایک نظر اپنے سامنے موجود کمرے کے دروازے کو دیکھا اور پھر باہر سے ہی اونچی آواز میں ام ہانی کو آواز لگائی۔

"ہانی خالہ!"

www.novelsclubb.com

کمرے سے آتی آوازیں یکدم بند ہو گئی۔ جائی یانہ قدم قدم چلتی کمرے کی چوکھٹ چوکھٹ تک پہنچی اور ان دونوں کی شکلوں کو دیکھا۔ دونوں کے چہرے کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔

"کھانا لگ گیا ہے۔" جائی یانہ نے یہ کہا اور جانے کے لیے مڑ گئی۔ اس وقت ام ہانی نے جائی یانہ کو روکا۔

"جائی یانہ ہم لوگ تو بس اپنی باتیں کر رہے تھے۔" جائی یانہ مڑی اور خالہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"آپ کیا کہہ رہی ہے خالہ؟"

"ہم بس آتے ہیں جائی یانہ!"عیسیٰ نے بات سنبھالی۔جائی یانہ نے سر ہلا یا اور آگے چل دی۔

ام ہانی اور عیسیٰ نے جائی یانہ کو جاتا دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔انہیں یہی فکر تھی کہ جائی یانہ نے کوئی بات سن نہ لی ہو جبکہ دوسری طرف جائی یانہ پر بھی سکون سا طاری ہوا یہ جان کر کہ اس کی خالہ کیسی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

شایان کے نکاح کا دن

شام کے سایے میں اسلام آباد کی سڑک پر ایک سفید گاڑی رینگتی معلوم ہوتی تھی۔ اگرونڈ وا سکرین سے اندر کی جانب جھانکیں تو ڈرائیو نگ سیٹ پر ایک جانا پہچانا شخص بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔

("میرا نام آریان جہانگیر ہے۔ میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں۔ میرے ڈیڈ کا بہت عرصے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔" آریان اپنے سامنے بیٹھی عالیہ کو اپنی زندگی کے بارے میں بتا رہا تھا۔ یہ اسی دن کی بات ہے جب آریان نے عالیہ کو مک ڈونلڈز ریستوران میں پرپوز کیا تھا۔ عالیہ کو پرپوز کرنے کے بعد آریان اب اپنا تفصیلی تعارف عالیہ کو پیش کر رہا تھا۔ عالیہ چپس کھاتے ہوئے اس کی بات خاموشی سے سن رہی تھی۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بڑی عمدگی سے کار چلا رہا تھا۔اس نے کالے رنگ کی پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی اور سر کو ہری پی کیپ سے ڈھکا ہوا تھا۔

("میرے ڈیڈ کے جانے کے بعد میری ماما نے ہمارا کاروبار سنبھالا۔انہوں نے دن رات محنت کی ہے مارکیٹ میں کمپنی کا نام بنانے میں۔پڑھائی کے بعد جب میں نے کاروبار سنبھالا تب تک ماما نے بزنس اچھے سے سیٹل کر لیا تھا۔"آریان کی بات سن کر عالیہ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کس طرح کا کاروبار ہے تمہارا؟"عالیہ کی بات سن کر آریان نے جواب دیا۔

"ہماری اپنی Pharmaceutical company(ایسی کمپنی جو دوائیاں بناتی ہے۔) ہے" عالیہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔آسمان پر اڑتی چیل کی آوازیں اور ڈھلتا سورج ماحول کو تابناک بنائے ہوئے تھا۔)

ڈرائیونگ کے دوران اس کے نمبر پر ایک میسج آیا۔اس نے میسج پڑھا اور بس اتنا لکھ کر سینڈ کر دیا۔

"فکر نہ کریں۔میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔"

www.novelsclubb.com

("میری زندگی اتار چڑھاؤ سے بڑھی ہوئی ہیں۔اب جا کر کچھ ٹھہراؤ آیا ہے۔میں نے ایسے حالات دیکھیں ہیں کہ بعض اوقات مجھے لگتا تھا میں کسی سے شادی تو دور

محبت بھی نہیں کر پاؤں گا پھر تم مل گئی۔ تم سے محبت بھی ہو گئی اور اب بہت جلد شادی بھی ہو جائے گی۔ میں جیسے ہی گھر جاؤں گا فوراً ماما سے تمہارے بارے میں بات کروں گا اور انہیں کچھ ہی دن میں تمہارے گھر بھیجوں گا۔" آریان نے آخری بات پر عزم بات کی۔

"تمہاری ماما کا مزاج کیسا ہے؟" عالیہ نے اس سے پوچھا۔ ہر عام لڑکی کی طرح وہ بھی اپنی ہونے والی ساس کے مزاج اور رویے کے بارے میں کچھ پریشان سی تھی۔

"دیکھو میں جھوٹ نہیں بولوں گا، ماما مزاج کی کچھ گرم ہے۔ ان کے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم میں ہوں۔ میرے بارے میں وہ بہت پوسیسو ہے۔" عالیہ آریان کی باتیں سن کر اب مکمل طور پر پریشان ہو گئی تھی۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میسج سینڈ کر دینے کے بعد اس نے اپنا موبائل جیب میں ڈال لیا اور نظریں دوبارہ سڑک پر جما لی۔اس کے چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے۔اس کے چہرے اور آنکھوں سے کوئی بھی جذبہ اخذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

("تمہیں کیا ہو گیا ہے؟"

آریان اپنی رو میں بات کیے جا رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر عالیہ کے چہرے پر گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم کہیں ماما کے رویے کی وجہ سے تو ناراض نہیں ہو۔"

عالیہ نے کچھ نہیں کہا۔اس کی خاموشی نے آریان کے اندازے کو درست قرار دے دیا تھا۔آریان نے بے اختیار قہقہ بلند کیا۔وہ عالیہ کے تاثرات سے خاصا محظوظ ہوا تھا۔)

سڑک پر رینگتی گاڑی نے ایک موڑ کاٹا۔موڑ مڑنے کے بعد اس کی نظر دور لگے بورڈ پر گئی۔وہ ایک پارلر کا بورڈ تھا۔

("تم ماما کی وجہ سے پریشان ہو رہی ہو اوہ گاڈ!" آریان نے ہنستے ہوئے اپنا جملہ مکمل کیا۔جب وہ ہنستے ہنستے تھک گیا تو کچھ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میری ماما بہت اچھی ہے۔ میں انہیں جیسے ہی تمہارے بارے میں بتاؤں گا وہ بہت خوش ہو نگی۔ وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتی ہے۔ دیکھ لینا ابھی میں بات ختم ہی کروں گا وہ فوراً تمہارے گھر جانے کی تیاریوں میں مصروف ہو جائیں گی اور اگر بالفرض وہ نہ بھی منی تو میں ہوں نہ میں انہیں خود اپنے طریقے سے مناؤں گا۔")

گاڑی عین بیوٹی پارلر کے سامنے رکی تھی۔ اس نے اپنے سامنے کھڑی عمارت کو دیکھا جو اپنے پورے قد اور رعب سے کھڑی تھی۔ اس عمارت کے اندر ایک لڑکی تھی جو اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے اسی لڑکی کو باہر نکالنا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا موبائل جیب سے نکالا اور ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔

****

عالیہ لال رنگ کا عروسی لباس پہنے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔لال رنگ کے لباس پر گولڈن کلر کی پیچیدہ کڑھائی ہوئی ہوئی تھی۔ گردن کو گولڈن رنگ کے نیکلس سے چھپانے کی کوشش بھی کی گئی تھی۔ نیکلس اور کانوں میں موجود ائیر رنگز پر ہرے رنگ کے پتھر جڑے ہوئے تھے۔اس کا منہ ہیوی میک اپ سے اٹا ہوا تھا مگر اس پر ہیوی میک اپ سوٹ کر رہا تھا۔ بالوں کا جوڑا کر کے ماتھا پٹی لگی تھی اور سامنے سے دو لٹیں نکلی تھی۔عالیہ اس وقت پارلر کے اندر موجود تھی۔بیوٹی پارلر سفید اور کالے رنگ کے امتزاج تھا۔بیوٹی پارلر میں اے سی کی خنکی محسوس کی جاسکتی تھی۔عالیہ نے اپنے سیٹ ڈوپٹہ کو کچھ ٹھیک کیا۔وہ بالکل تیار تھی۔اس کی دونوں بہنیں تیار ہو رہی تھیں۔وہ دونوں ہی اندر کمرے میں موجد تھے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اپنے ہاتھوں میں لگی مہندی کو دیکھا جس پر شایان کا نام لکھا تھا۔مہندی کو دیکھتے دیکھتے اس نے سوچا کہ ہاتھوں پر مہندی سے نام لکھنے سے کیا ہو جاتا ہے؟ مہندی کا رنگ کبھی نہ کبھی مٹ جاتا ہے لیکن نکاح نامے پر لکھے نام تا قیامت ساتھ رہتے ہیں۔شایان کا نام ہاتھوں کی مہندی پر تھا جبکہ آریان کا نام نکاح نامے کے کاغذات میں لکھا جائے گا۔بس کچھ لمحوں کا کھیل تھا پھر یہ مہندی بے مول ہو جائے گی۔

عالیہ کی سوچوں کا تسلسل فون کال نے توڑا۔اس نے اپنا موبائل اٹھایا جو اس نے بے دھیانی میں صوفے پر رکھ دیا تھا۔اس نے کال ریسیو کی اور کچھ دیر تک سامنے والے کی بات سنتی رہی۔جب اس نے بات کرلی تو کال کاٹ دی اور ایک لڑکی کو روک کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"واش روم کہاں ہے؟" عالیہ نے پوچھا۔

"یہاں سے چھوڑ کر دائیں طرف" عالیہ نے سر ہلایا اور آگے بڑھ گئی۔ عالیہ دائیں جانے کی بجائے بائیں طرف گئی اور ایک کمرے میں گھس گئی۔ اسے کال پر یہی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اب اس کے بعد جو ہونا تھا باہر کھڑے شخص نے خود کرنا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com